رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار
الفضل
ہفتہ میں دو بار
فی پرچہ ۱ر
قادیان

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا۔

نمبر ۴۷	مورخہ ۹ر دسمبر ۱۹۲۷ء	یوم جمعہ	مطابق ۱۴ر جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ	جلد ۱۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت ناساز ہے۔ بخار اور متلی کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمادیں۔

۶ر دسمبر۔ محمد فہمی صاحب جو کہ مصر کے ایک مشہور جرنلسٹ ہیں۔ اور اخبار حقائق قاہرہ (مصر) کے ایڈیٹر ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی ملاقات کے لئے تشریف لائے

جناب خاں ذوالفقار علی خاں صاحب ناظر اعلیٰ رخصت سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

چندہ جلسہ سالانہ ۵ر تاریخ تک صرف ۴ ہزار وصول ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد ہے۔ کہ بیس ہزار ۱۰ تاریخ تک پہنچ جانا چاہیئے۔ احباب کوشش فرمائیں *

سالانہ جلسہ پر احمدی خواتین کی دستکاری کی نمائش

خواہران ملت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اغلباً اخبار الفضل کے ذریعہ آپ کو معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ امسال بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے موقع پر احمدی خواتین کے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں کی نمائش ہوگی۔ چونکہ اب جلسہ کے دن بالکل قریب آگئے ہیں۔ اس لئے آپ کو اس کے متعلق چند ضروری ہدایات سے مطلع کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔

۱۔ یہ کہ تمام اشیاء بیرونجات سے ۵ر دسمبر تک قادیان آجانی چاہئیں۔ تا انہیں ترتیب وغیرہ دینے میں کارکنان کو آسانی ہو

۲۔ لاگتوں کی فہرستیں علیحدہ آنی چاہئیں۔ تا اگر منافع لگانے میں کمی یا زیادتی کی گئی ہو تو اس کا اندازہ کیا جاسکے۔

۳۔ منافع خاص کر کے لیبل لگائے جائیں۔ نیز عمدہ اور مضبوطی سے لگائے ہوئے ہوں

۴۔ تمام اشیاء وہاں کی مقامی لجنہ اماء اللہ کی معرفت آنی چاہئیں۔ تا راس المال کی واپسی میں کوئی دقت نہ ہو کیونکہ فرداً فرداً راس المال کا واپس کرنا طول عمل نیز اخراجات کی زیادتی کا باعث ہوگا۔

نیز لجنہ اماء اللہ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ جس بہن کی چیز بلحاظ صنعت سب سے اعلیٰ ہوگی اسے لجنہ کی طرف سے انعام دیا جائے گا * والسلام

(خاکسار سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان)

اخبار احمدیہ

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا مکتوب

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی لڑکی کی ولادت پر جذبات مسرت کا اظہار بذریعہ پاکیزہ اشعار فرمایا تھا۔ اب اس بچی کی وفات پر اظہار رنج و افسوس بھی کیا ہے۔ اور ایک خط ڈاکٹر صاحب کو لکھا۔ چونکہ اس کا مطالعہ ہر ایک کے لئے مؤثر اور مفید ہو سکتا ہے۔ اس لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

پرسوں آپ کا کارڈ ملا۔ اور ننھی عزیزہ مرحومہ کی وفات کی خبر معلوم ہوئی۔ دل کو بہت صدمہ ہوا مجھے اس بچی کو دیکھنے کا کس قدر شوق تھا جس کی آمد پر ہم سب نے خوشی منائی۔ اور دلچسپی لی تھی۔ مگر افسوس کہ اُس کو دیکھنا بھی نہ ملا۔ اور وہ چند روزہ مہمان سب سے بے ملے ہی رخصت ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ شائد ہم لوگوں کی زیادہ خوشی میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی بھید پوشیدہ تھا۔ کہ یہ بہت جلد رخصت ہو جائے گی۔ جیسا کہ جلد رخصت ہونے والے مہمان کی زیادہ آؤ بھگت کی جاتی ہے اور زیادہ اظہار مسرت کیا جاتا ہے۔ کیونکہ خاطر مدارات کے لئے نہایت کم عرصہ ہوتا ہے خدا تعالیٰ آپکو نعم البدل عطا کرے۔ بچی کی والدہ کو بہت صدمہ ہوگا۔ کیونکہ قاعدہ ہے۔ کہ گود کا بچہ ماں کو زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ اور اس کی وفات کا صدمہ خواہ دیر پا نہ ہو مگر شدید ضرور ہوتا ہے۔ اغلبًا یہ وجہ ہے۔ کہ علاوہ روحانی رشتہ کے ابھی جسمانی تعلق قطع ہوئے بھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا ہوتا اور ابھی وہ گویا تازہ حصہ جسم ہوتا ہے میری طرف سے بہت بہت اظہار افسوس کریں۔ اللہ تعالےٰ ان کو صبر و اطمینان بخشے جو خدا کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔

چار شعر اس کی یاد میں ارسال ہیں کبھی کچھ کہنا پڑتا ہے کبھی کچھ۔ خدا کی رضا جو چاہتی ہے کراتی ہے۔

ٹال سکتا کون فرمان خدا
آگئی تھی چند روزہ سیر کو
ہاتھ ملتے تھے دہر تیمار دار
اُڑ گئی آخر قفس کی کھڑکیاں

کس طرح پوری نہ ہوتی سیر نو
پیراہے بھائی نہیں دنیا بزشت
سر شکستی بھی اُدھر وہ خوش سرشت
اُڑ گئی وہ بلبل باغ بہشت

از صیدہ کہ بیگم

دینی تعلیم حاصل کرنیکیلئے آنیوالوں

جو احباب برائے تعلیم دینی قادیان میں آنا چاہیں۔ ان کیلئے ضروری ہے۔ کہ پہلے لکھ کر دریافت کرلیں۔ تاکہ ان کی رہائش وغیرہ کا مناسب انتظام ہو سکے۔ وہ اُس وقت کا انتظار کریں کہ جب ان کے لئے انتظام کیا جا سکے۔ جو بغیر اجازت تشریف لے آتے ہیں۔ ان کے ہم کسی طرح ذمہ دار نہیں ہو سکتے ⁂ مرزا بشیر احمد ناظر تعلیم و تربیت

ضرورت مدرس

سانڈھن ضلع آگرہ کے پرائمری سکول کے لئے ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جو کہ پرانا تجربہ کار اور پنشنر سکول ماسٹر ہو۔ تنخواہ مبلغ تیس ۳۰ روپے ماہوار۔ اسناد ہمراہ درخواست دعوۃ و تبلیغ قادیان کے پاس آنی چاہئیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

رہتا ہے۔ جو کہ پیش خیمہ وجع المفاصل کا ہے۔ احباب خلوص دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے صحت بخشے۔ نیز کچھ تکلیفات دنیوی میں بھی مبتلا ہوں۔ خدا تعالیٰ ان سے رہائی دے۔ عطا محمد مالک بصرہ

۵۔ بندہ سخت دینی اور دنیوی مشکلات میں ہے اور میری اہلیہ اور میں بھی بیمار ہیں تمام برادران کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ ہماری مشکل کشائی کے لئے اور صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ خاکسار محمد حکیم از وینگور۔ رتناگری

ولادت

خدا تعالےٰ نے خاکسار کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے اُس کا نام محمد اکرم رکھا۔ ناظرین الفضل سے اس کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد اللہ داد احمدی از کھنڈا

۲۔ میرے ہاں ۲۱ر نومبر ۱۹۲۷ء لڑکا پیدا ہوا۔ احباب دعا کریں کہ خدا بچہ کو خادم دین بنائے۔ اور اس کی عمر میں ترقی دے۔ عنایت اللہ خاں احمدی از الہ آباد

۳۔ ۲۸ر نومبر ۱۹۲۷ء کو میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے نعیم الدین نام رکھا۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ مولود کو خادم دین بنائے۔ خاکسار خواجہ معین الدین کلرک بلٹن الہ آباد

دعائے مغفرت

برخوردار نذیر احمد ۲۸، ۲۹ نومبر ۱۹۲۷ء کی شب کو اس عالم فانی سے کوچ کر کے اپنے مالک حقیقی سے جا ملا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون مرحوم کے لئے دعاء مغفرت کی جائے۔ سراج الدین بریلوی

۲۔ میں ان مخلص دوستوں اور بزرگوں کا شکریہ تہِ دل سے ادا کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے میری والدہ مرحومہ کے لئے دعا اور دوا سے مدد فرمائی۔ اور اس کے ساتھ میں نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ قریبًا ڈیڑھ سال کی لمبی علالت کے بعد حضرت والدہ مرحومہ نے ۱۵، ۱۶ ر نومبر ۱۹۲۷ء کی درمیانی رات کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ ایک پرانی مخلص خاتون تھیں۔ جو غالبًا ۱۹۰۱ء سے احمدیت کی حلقہ بگوش تھیں۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ احباب مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کریں سید صمصام الدین کو ہیمی مونگھیر

۳۔ شیخ خان محمد صاحب احمدی کی دختر سلیمن ۱۸ر نومبر کو لمبا عرصہ بیمار رہ کر فوت ہو گئی۔ مرحومہ کو سلسلہ سے خاص محبت تھی۔ احباب دعاء مغفرت کریں۔ خاکسار غلام جیلانی خان

از جالندھر چھاؤنی

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ پوسٹر

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک تازہ پوسٹر انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب شائع ہونے والا ہے۔ جس میں نہایت اہم اور ضروری امور بیان ہونگے۔ احباب کو اس کی اشاعت کے متعلق بہتر سے بہتر انتظام کرنا چاہیئے۔ جس وقت پوسٹر پہونچے۔ اسی وقت اسے موزوں اور مناسب مقامات پر چسپاں کر دینا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اسے پڑھ کر اس کے مطالب سے آگاہ ہو سکیں۔ اور اس میں بیان کردہ امور سے فائدہ اٹھا سکیں ⁂

دعاءِ صحت

میاں محمد زبیر صاحب برادر ڈاکٹر محمد عمر صاحب لکھنوی کو وہ اصحاب اچھی طرح جانتے ہیں جو ملکانہ میں کام کرتے رہے ہیں۔ برادر موصوف بہت خوبیوں کے نوجوان ہیں۔ آپ بیمار پڑے ہیں۔ ان کے بھائیوں کی درخواست ہے۔ کہ چالیس مومن ان کے لئے صحت کی دعا فرمائیں۔

۲۔ میاں محمد حیات صاحب جہلمی محلہ دار الرحمت قادیان چند روز سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

۳۔ چوہدری نظام دین صاحب سیال والد چوہدری فتح محمد صاحب سیال بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا صحت فرمائیں محرم۔ خاکسار کو بوجہ ناموافقت آب و ہوا انگلیوں میں درد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۹ر دسمبر ۱۹۲۶ء

ہندو دھرم میں تغیر و تبدل

آریوں کی طرف سے اسلام کے خلاف ایک بہت بڑا اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ اسلام کے بعض احکام قابل عمل نہیں۔ اور ان میں تغیر و تبدل ہونا ضروری ہے۔ آریوں کے اس اعتراض کی بنا کچھ تو ان کی اپنی جہالت اور نادانی پر ہوتی ہے۔ اور کچھ ایسے لوگوں کی بے دینی اور اسلام سے بے تعلقی پر۔ جو کہلاتے تو مسلمان ہیں۔ لیکن اسلام کے اصل منشا اور اس کی حقیقی تعلیم سے اتنے ہی ناواقف ہوتے ہیں جتنے غیر مسلم ورنہ اسلام کے کسی حکم اور کسی تعلیم پر صحیح طور پر ممکن ہی نہیں۔ کہ کوئی اعتراض کر سکے ✤

اس کے مقابلہ میں آریہ دھرم یا ہندو ازم کی جو حالت ہے۔ وہ اسی سے ظاہر ہے۔ کہ آج تک یہی طے نہیں ہو سکا۔ کہ ہندو کسے کہنا چاہیئے۔ اور وہ کونسے اصول اور احکام ہیں جنہیں ماننے والا ہندو کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ایک دوسرے سے بالکل متضاد عقائد رکھنے والے ہندو کہلاتے اور اپنے آپ کو ہندو دھرم کا پیرو سمجھتے ہیں ✤

جن لوگوں کی اپنی یہ حالت ہو۔ ان کیلئے ان اسلامی احکام پر اعتراض کرنا جن کی صداقت عقل و سمجھ رکھنے والوں کے نزدیک روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہاں تک جائز ہے اس بات کا فیصلہ ہر شخص خود کر سکتا ہے۔ ہم اس وقت یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ ہندو دھرم کے وہ مسائل جن کو بڑے فخر کے ساتھ پیش کیا جاتا اور جن پر عمل کرنا ہندو دھرم کے رو سے نہائت ضروری اور اہم بتایا جاتا ہے۔ ان میں تغیر و تبدل کرنے کے لئے ہندو کس طرح مجبور ہو رہے ہے اور ان کی بجائے وہی صورت اختیار کر رہے ہیں۔ جو اسلام نے قرار دی ہے اور جس پر آج تک اپنی ناسمجھی سے وہ اعتراض کرتے رہے ہیں ✤

اسلام نے ایسی صورت میں جبکہ خاوند بیوی کی ناچاقی اور رنجش اس حد تک بڑھ جائے۔ کہ وہ اکٹھے نہ رہ سکیں تو ان مضرات کو روکنے کے لئے جو دو دشمنوں کو ایک جگہ رہنے اور ایک دوسرے کے معاملات میں دخل دینے پر مجبور کرنے سے لازمی طور پر پیدا ہو سکتی ہیں۔ طلاق یعنی مرد و عورت کا علیحدہ ہو جانا رکھا ہے۔ آریہ اس پر ہمیشہ سے اعتراض کرتے چلے آ رہے ہے اور اسے اسلامی تعلیم کا بہت بڑا نقص قرار دیتے رہے ہیں۔ لیکن اب زمانے کے ہاتھوں اس درجہ مجبور ہو گئے ہیں۔ کہ لالہ لاجپت رائے جیسا ہندو لیڈر ہندوؤں کی اصلاح اور ترقی کے لئے طلاق کے رواج کو ضروری سمجھتا ہے۔ جیسا کہ انہوں نے حال ہی میں یہ تحریک کی ہے۔

"خاص حالتوں میں طلاق جائز قرار دیا جائے" (ملاپ ۲۳ر نومبر) اور نہ صرف یہ تحریک ہی شروع ہوئی۔ بلکہ اس پر عمل بھی جاری ہو گیا ہے۔ چنانچہ ۲۶ر نومبر کے "ملاپ" میں امرتسر کی یہ خبر شائع ہوئی ہے:-

"امرتسر ۲۱۔ نومبر کٹڑہ دولو کی ایک عورت مسماۃ ستی رام لبھائی نے اپنے خاوند کے خلاف اس بنا پر طلاق کی درخواست دی۔ کہ مجھے مارتا رہتا ہے۔ اور بدمعاشی کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے۔ آج پولیس نے اس عورت اور اس کے خاوند کو بلایا۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ خاوند نے پولیس کے ڈر سے اُسے طلاق دے دیا۔ اور عورت کی درخواست داخل دفتر ہو گئی"

کہاں ہیں۔ وہ ہندو اور آریہ جو بڑے فخر سے کہا کرتے ہیں۔ کہ ویدک دھرم نے پتی اور پتنی کا سمبندھ وہ پوتر سمبندھ قرار دیا ہے۔ جسے سوائے موت کے دنیا کی کوئی طاقت توڑ نہیں سکتی۔ وہ دیکھیں۔ کہ کس طرح ہندو اس بارے میں ویدک دھرم کے حکم کی خلاف ورزی کر کے اسلام کے اس حکم پر عمل کر رہے ہیں۔ جو ایسے حالات کے متعلق دیا گیا ہے اور جسے طلاق کہا جاتا ہے۔ کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ ہندو اپنے دھرم کے احکام میں تغیر کرنے کے لئے مجبور ہو رہے ہیں ✤

پھر اور دیکھئے۔ ہندوؤں میں بڑے زور سے یہ تحریک ہو رہی ہے۔ اور آریہ پوری طاقت سے اسے کامیاب بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ہندوؤں کو بچپن میں لڑکے لڑکی کی شادی کرنے سے۔ قانوناً روک دیا جائے۔ چنانچہ اس کے متعلق اسمبلی میں ایک مسودہ قانون پیش بھی ہو چکا ہے۔ لیکن راسخ الاعتقاد ہندو اسے ہندو دھرم میں صریح مداخلت قرار دے رہے اور گورنمنٹ کو آگاہ کر رہے ہیں۔ کہ وہ اس بارے میں قطعاً دخل نہ دے۔ چنانچہ بنارس کی تازہ خبر ہے۔ کہ بھارت دھرم منڈل کی کونسل نے مسٹر ہربلاس سارڈہ کے مسودہ قانون کی جو ہندو بیاہ شادی کے متعلق ہے سخت مخالفت کی ہے۔ اور کونسل امپیریل گورنمنٹ کی خدمت میں عرضداشت بھیجنے والی ہے۔ (ہندو ۲۱۔ نومبر)

بھارت دھرم منڈل کی یہ مخالفت ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ جو مسودہ مسٹر ہربلاس نے بیاہ شادی کے متعلق پیش کیا ہے۔ وہ ہندو دھرم کے احکام کے خلاف ہے۔ لیکن باوجود اس کے ہندوؤں کا وہ طبقہ جو روشن خیال اور ترقی یافتہ ہے۔ اس قانون کی پورے زور سے حمائت کر رہا ہے۔ اور اس طرح ثابت ہو رہا ہے۔ کہ اپنے حالات کی اصلاح کے لئے ہندو دھرم کے احکام میں تبدیلی کے متعلق یہ ایک مزید کوشش ہے ✤

اس کے علاوہ ایک اور مثال ملاحظہ ہو۔ مدراس کونسل میں ایک ہندو ڈاکٹر متھولکشمی نے یہ بل پیش کرنے کی تجویز کیا ہے۔ کہ مندروں پر دیوداسیوں (کنواری لڑکیوں) کا چڑھایا جانا بند کیا جائے۔ اس کے خلاف دیوداسیوں کا ایک وفد ممبر قانون کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہا۔ کہ اگر اس بل کو عمل میں لایا گیا۔ تو دیوداسیوں کی جائداد اور ان کے انعام کے حقوق چھن جائیں گے۔ اور ہم بدکاری کرنے پر مجبور ہونگی (تیج ۲۶ر نومبر) دیوداسیوں کا مندروں پر چڑھانا بھی ایک مذہبی رسم ہے۔ اور اس کو روکنے کے بھی یہ معنی ہیں۔ کہ ہندو اس کے مضرات سے آگاہ ہو کر اسے چھوڑنا چاہتے ہیں ✤

یہ بالکل تازہ مثالیں ہیں۔ جو ہندوؤں کے مذہبی خیالات اور عقائد میں تبدیلی کے متعلق پیش کی گئی ہیں۔ کیا ان سے صاف ظاہر نہیں ہے۔ کہ ہندو اپنے مذہبی احکام سے مطمئن نہیں ہیں۔ اور وہ کوئی سیدھا راستہ تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں اگر اسلام عمدگی اور وضاحت کے ساتھ ان کے سامنے رکھا جائے۔ اور اسلامی احکام کی خوبیوں سے انہیں آگاہ کیا جائے۔ تو امید ہے۔ کہ ان میں سے سوائے ان لوگوں کے جو ضد اور تعصب میں حد سے بڑھ چکے ہیں۔ باقی لوگ اسلام کی حقانیت کا اعتراف کھلے طور پر کر لیں گے۔ کیا مسلمانانِ ہند ہندوؤں میں تبلیغ اسلام کی طرف متوجہ ہوں گے۔ اور ان حالات سے فائدہ اٹھائیں گے جن میں سے ہندو گذر رہے ہیں۔ اگر اس طرف توجہ کی جائے۔ تو ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ ہندوؤں کو اسلام کے ذریعہ اطمینان قلب اور تسلی دلائی جا سکتی ہے ✤

حکام محکمہ تعلیم توجہ کریں

ہندوستان کے محکمہ تعلیم میں چونکہ ہندوؤں کو اکثریت حاصل ہے - اس لئے وہ ان سکولوں میں بھی جو براہ راست گورنمنٹ کے ماتحت ہیں - اپنا مذہبی پراپیگنڈا کرنے سے خوف نہیں کھاتے - پچھلے دنوں ڈاکٹر مونجے نے ناگپور کے گورنمنٹ ہائی سکول میں ایک نہایت ہی دل آزار تقریر کی تھی - اور اب معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول بلند شہر کو بھی آریہ سماجی خیالات کی نشر و اشاعت کا ذریعہ بنایا جا رہا ہے - چنانچہ اخبار انقلاب (۲ دسمبر) راوی ہے -

"ایک سوامی جی جو باہر سے سماجی تبلیغ کے سلسلہ میں دورہ کر رہے تھے - بلند شہر پہنچے - سکول ٹائم میں لیکچر کرایا گیا - تمام طلباء کو خاص طور پر مدعو کیا گیا - سوامی موصوف اس امر پر زور دیتے ہیں - کہ گوشت نہ کھاؤ - بری چیز ہے - جس سے مسلمان طلباء بہت برہم ہوئے"

گورنمنٹ سکولوں کے متعلق عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے - کہ وہ کسی خاص فرقہ یا جماعت کے زیر تصرف نہیں (وہ اس کی عمارت میں ایک قوم دوسری قوم کے مذہب پر حملہ کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتی - مگر آریہ سماجی اپنی کثرت اور اثر و رسوخ کے گھمنڈ پر اسقدر دلیر ہو گئے ہیں - کہ گورنمنٹ کی صاف اور واضح پالیسی کی بھی کوئی پرواہ نہیں کرتے - اور گورنمنٹ سکولوں کو بھی نہایت بیباکی سے ڈی - اے - وی سکولوں کی طرح استعمال کر رہے ہیں - ہم نہیں سمجھ سکتے - کہ جب ایک مسلمان کو ایسے سکولوں میں گوشت خوری کے فوائد یا دیگر اسلامی معتقدات کے اظہار کا موقع نہیں دیا جاتا - تو ہندوؤں کو کیا حق حاصل ہے - کہ وہ گوشت خوری کو مذموم قرار دیکر مسلمان طلباء میں برہمی پیدا کریں - محکمہ تعلیم کے افسران کو اس طرف توجہ دینی چاہئیے -

ہندوؤں کی چال

اس امر سے کون ناواقف ہے کہ صوبہ سرحدی میں اصلاحات کے نفاذ کے خلاف ہندوؤں نے شور و شر سے آسمان سر پر اٹھا لیا تھا - اور کہا جاتا تھا - کہ چونکہ صوبہ سرحدی میں ہندو قلیل تعداد میں ہیں - اس لئے وہاں اصلاحات کا نفاذ ہندو مفاد کے لئے نہایت مضر ہے - اور وہاں کی اقلیت پسندی اس امر کو ہرگز گوارا نہیں کر سکتی تھی - کہ مسلمان اس خالص اسلامی صوبہ میں بھی اپنی اکثریت سے کچھ حقوق حاصل کر سکیں - مگر اب جبکہ سائمن کمیشن کے مقاطعہ کا سوال پیدا ہوا ہے - اور ہندوؤں نے سمجھ لیا ہے - کہ ان کا فائدہ اسی میں ہے - کہ مسلمان سائمن کمیشن کے ساتھ مقاطعہ میں ان کے ساتھ شریک ہو کر خود ہی اپنی بربادی کے سامان پیدا کریں - اور نظم و نسق حکومت میں جو کچھ ان کو ملنے کی توقع ہے - اس سے بھی محروم رہیں - اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے وہ مسلمانوں کو طرح طرح کے سبز باغ دکھا رہے ہیں - چنانچہ لالہ لاجپت رائے مسلمانوں کی دلداری کے لئے ہندوؤں کو تلقین کرتے ہیں -

"آپ اقلیتوں کی حفاظت کے لئے لڑ سکتے ہیں - لیکن آپ اکثریتوں کو قربان نہیں کر سکتے - محض اس وجہ سے کہ اقلیتیں اپنے آپ کو محفوظ خیال نہیں کرتیں"

(مدینہ یکم دسمبر)

مطلب یہ کہ جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے - وہاں ان کو حقوق حاصل کرنے کے خلاف ہندوؤں کو رکاوٹ نہیں ڈالنی چاہئیے - مگر لالہ صاحب کو معلوم ہونا چاہئیے کہ مسلمان اتنے غبی الذہن نہیں - کہ اس بارے میں آپ کی اور آپ کے دوسرے بھائی بندوں کی سرگرمیوں کو فراموش کر چکے ہوں - ان کو اچھی طرح یقین ہے - کہ جس طرح آج آپ نے اپنی تمام سابقہ تحریروں پر خط تنسیخ کھینچ دیا ہے - وقت آنے پر مذکورہ بالا الفاظ کو بھی ٹھکرا دینے میں تامل نہیں کرینگے -

لٹھ آگرہ

سوامی رامانند مشہور آریہ لیڈر نے دہلی کے ایک آریہ جلسہ میں جو مسلمانوں اور حکومت کے خلاف ستیہ آگرہ کے متعلق منعقد ہوا - تقریر کرتے ہوئے کہا -

"آریہ سماج کی حفاظت کے لئے اگر مجھ کو لٹھ آگرہ کرنا پڑے تو بھی میں پیچھے نہیں ہٹونگا" (تیج ۹ نومبر)

لٹھ آگرہ کا تعلق جہاں تک مسلمانوں سے ہے اس پر تو پہلے ہی عمل ہو رہا ہے - اور جب تک مسلمان بے کس اور بے بس رہینگے - اس وقت تک ایسا ہی ہوتا رہیگا - لیکن اگر سوامی رامانند کا یہ مطلب ہو - کہ وہ اور ان کے چیلے گورنمنٹ کو بھی لٹھ دکھلائینگے - تو ؎

ایں خیال است و محال است و جنوں

اگر کوئی جنون میں گرفتار بھی ہو گیا تو اسے بہت جلد اپنی طاقت اور قوت کا اندازہ ہو جائے گا ۔

دو ہوا انگاڑ

آریہ دان ہندو دھرم کے اہم اور ضروری احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں نے جینی ہندوؤں کو اس قدر برانگیختہ کر دیا ہے کہ جینی جو منہ پر اس لئے کپڑا باندھے رکھتے ہیں - کہ کوئی باریک سے باریک کیڑا سانس کے ذریعہ اندر نہ چلا جائے - وہ بھی سر پھٹول پر اتر آئے ہیں - چنانچہ اجمیر کی خبر ہے - کہ وہاں کے جینیوں میں اس بنا پر جاقو چل گئے - کہ بعض جینی بیواؤں کے بیاہ کی رسم جاری کرنا چاہتے تھے - آریہ اخبار ملاپ (۳ دسمبر) اس واقعہ کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے -

"معلوم ہوتا ہے - ان لوگوں کا منتر "دیا دھرم کا مول ہے" نہیں ہے - بلکہ "دو ہوا انگاڑ دھرم کا مول ہے"

لیکن سوال یہ ہے - کہ دو ہوا بواہ کی مخالفت کرنے والوں کو اگر دو ہوا انگاڑ کہا جا سکتا ہے - تو "ملاپ" بانی آریہ سماج سوامی دیانند کے متعلق کیا کہیگا جن کا ارشاد ہے کہ "برہمن - کھشتری - اور ویش دونوں میں اکھشت یونی عورت اور اکھشت ویریہ مرد (جن کی مجامعت ہو چکی ہو) کا پنر وواہ (مکرر بیاہ) نہ ہونا چاہئیے" ستیارتھ پرکاش [illegible]

ان الفاظ سے ظاہر ہے - کہ سوامی دیانند نے بھی بیواؤں کی دوبارہ شادی کو منع قرار دیا ہے - ایسی صورت میں ان جینیوں کی جو بیواؤں کی شادی کے خلاف ہیں - اور سوامی جی کی بالکل ایک ہی پوزیشن ہے - کیا "ملاپ" میں اتنی جرأت اور ہمت ہے - کہ جو الفاظ اس نے جینیوں کے متعلق استعمال کئے ہیں - وہی سوامی جی کے متعلق استعمال کرسکے ۔

ستی کی ظالمانہ رسم

ستی کی رسم ہندوؤں اور ہندو دھرم کیلئے ایک نہایت ہی بدنام کرنیوالی رسم تھی جسے بہت حد تک ہندوستان کے مسلمان حکمرانوں نے بند کیا - اور بالآخر گورنمنٹ انگریزی نے اس وحشیانہ اور خلاف انسانیت فعل کو بالکل روک دیا اور اسے جرم قرار دیدیا - حال میں پٹنہ کی طرف ایک برہمن عورت کے ستی ہونے کا ذکر اخبارات میں شائع ہو رہا ہے اور ہندو آریہ اخبارات اسے ہندو جاتی کی پاکیزگی کو چار چاند لگانے والی قرار دے رہے ہیں - حالانکہ جو واقعات بیان کئے گئے ہیں - ان سے معلوم ہوتا ہے - کہ اس بیچاری برہمنی کو خواہ مخواہ ہلاک کیا گیا ہے - ایک کثیر مجمع کا جو اس کے اردگرد ہجوم کئے ہوئے تھا - اور جو اس قدر مشتعل تھا - کہ پولیس کو عورت کے پاس جانے کا بھی موقعہ نہ ملا - اس کی تحریک و تحریص اور حلاوت سے متاثر ہوکر جب وہ عورت چتا میں بیٹھی - اور آگ لگائی گئی تو وہ چتا سے نکل کر بھاگ گئی - اور چونکہ اس کے کپڑوں کو آگ لگ چکی تھی - اس لئے دریا میں کود پڑی - جہاں سے اسے نکالا گیا - مگر مجمع نے اسے ہسپتال لے جانے اور کسی قسم کی طبی امداد دینے سے قطعاً روک دیا - اور آخر وہ تڑپ تڑپ کر مر گئی -

ایسی ظالمانہ کارروائی کو ہندو جاتی کی پاکیزگی قرار دینا حد درجہ کی قساوت قلبی کا ثبوت ہے - ہندو عورتوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کو دعائیں دینی چاہئیں - جس کی مہربانی سے ان میں سے بیوہ ہونے والی عورتوں کو زندہ آگ میں نہیں جلا دیا جاتا ورنہ وہ قطعاً زندہ نہ رہنے دیتے [illegible] ۔

حضرت تائی صاحبہ کا انتقال

بنگر اے قوم نشانہائے خداوند قدیر
چشم بکشا کہ بر چشم نشانہاست کبیر

۳۰۔ نومبر اور یکم دسمبر ۱۹۲۷ء کی درمیانی شب کو حضرت تائی صاحبہ کا انتقال سو سال سے زائد عمر میں طبعی موت سے ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

تائی نام کی وجہ

"الفضل" کے قارئین میں سے بہت ہی کم لوگ ہونگے۔ جو حضرت تائی صاحبہ کے نام سے واقف ہونگے۔ بلکہ قادیان میں بھی بہت ہی تھوڑے لوگ ہیں جو ان کے اصلی نام سے واقف ہوں۔ کیونکہ سب کے سب اُنکو تائی صاحبہ کے نام سے ہی پکارتے ہیں۔ چونکہ خدا تعالےٰ نے ان کے وجود کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا بہت بڑا نشان بنا دیا ہے۔ اس لئے میں جماعت کے ازدیاد ایمان اور انکے ذکر خیر کیلئے اس آیۃ اللہ کی تلاوت ضروری سمجھتا ہوں۔

حضرت تائی صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چچا جناب مرزا غلام محی الدین صاحب مرحوم کی چوتھی بیٹی تھیں۔ اور اس طرح پر حضرت کی چچا زاد بہن اور جناب مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کی اہلیہ ہونے کے سبب سے آپ کی بھاوج تھیں۔ اور اسی رشتہ کے باعث وہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی اور آپ کے بھائی بہنوں کی تائی کہلاتی تھیں۔ تائی صاحبہ کا لقب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کی وجہ سے مشہور ہوا چونکہ وہ شروع ہی سے تائی صاحبہ کے پاس بطور بیٹے کے رہتے تھے۔ اور تائی صاحبہ ان کی حقیقی تائی ہی تھیں۔ ان کے تائی کہنے کی وجہ سے اُنکا عرف تائی صاحبہ ہی ہو گیا۔ اور اب تمام چھوٹے بڑے ان کو تائی صاحبہ ہی کہتے تھے۔ یہ نام اتنا مقبول اور مشہور ہو گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک وحی بھی اسی نام سے ہوئی۔ جس کا ذکر آگے آئیگا۔ اور اب یہ نام گویا الہامی نام ہو گیا ہے۔ اور زمانہ کا زبردست ہاتھ اس کو فنا نہیں کر سکتا۔ صدیاں گذر جائیں۔ قوموں پر انقلاب آجائینگے۔ تائی صاحبہ کے بزرگوں کے نام دنیا کو بھول جائیں گے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تائی صاحبہ کا نام باقی رہیگا۔

تائی صاحبہ کی شادی

تائی صاحبہ کا اصلی نام حرمت بی بی تھا۔ یہ خاندان اپنی خاندانی وجاہت اور حشمت کے لحاظ سے بہت مشہور تھا۔ اور مجھے اس وقت اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ تائی صاحبہ کا رشتہ جناب مرزا غلام قادر صاحب مرحوم سے ہوا۔ اور یہ شادی اس دھوم دھام سے ہوئی۔ کہ اس کی نظیر گردو نواح میں اب تک بھی پیدا نہیں ہوئی۔ ایک مہینے تک برابر جشن ہوتا رہا۔ دور دور سے ہر ایک قسم کے سائل یہاں جمع ہوئے۔ اور ہر ایک نے اپنی قسمت کے موافق حصہ پایا۔ ان بھیک مانگنے والے گروہ میں بعض خانماں عورتیں تھیں۔ اور بعض نے یہاں ہی بچے جنے۔ ان میں سے ایک سامنسی دروزو نام کو میں نے اکثر دیکھا ہے۔ اور وہ اس شادی کی دھوم دھام اور شان و شوکت کے فسانے اپنے باپ دادا سے سُنے ہوئے بیان کیا کرتا تھا۔ تائی صاحبہ کے بطن سے دو بچے پیدا ہُوئے۔ مگر وہ چھوٹی عمر ہی میں فوت ہو گئے۔ اس کے بعد سے انہوں نے خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کو بطور اپنے بیٹے کے رکھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی دلداری کو مد نظر رکھتے ہوئے کبھی ان کے دنیوی معاملات میں مداخلت نہ کی۔

تائی صاحبہ کی قدامت پسندی

تائی صاحبہ نے اپنے خاندان کی عظمت کے مختلف دور دیکھے ہوئے تھے۔ ان کی تربیت اسی اصول پر ہوئی تھی۔ اس لئے اُن میں خودداری اور خاندانی روایات کو قائم رکھنے کی شان آخر وقت تک نمایاں رہی۔ وہ اپنے طرز بودوماند دوسروں سے سلوک اور تعلقات میں اس نقطہ کو کبھی چھوڑتی نہ تھیں۔ خاندانی عظمت کا جو خیال ان کو واقعی طور پر تھا۔ اس کو انہوں نے آخر وقت تک نبھایا۔ بہت ممکن ہے۔ اس زمانہ میں مساوات اسلامی کی حقیقت کو اپنے نقطہ نظر سے دیکھنے والے اس کو پسند نہ کریں۔ مگر تائی صاحبہ کی زندگی کا چونکہ یہ ایک کیرکٹر ہے۔ میں اسے بیان کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ وہ اپنی چارپائی پر اپنے برابر کسی دوسرے کو بیٹھنے نہیں دیتی تھیں۔ اور جو عورت ان کی خدمت میں جاتی۔ تائی صاحبہ ایک دفعہ یہ سوال ضرور کرتی تھیں۔ کون ہے؟ پھر جواب ملنے پر اس کے مرتبہ اور قدر کے موافق اس کو بٹھا دیتی تھیں مگر کسی میں یہ طاقت نہ تھی۔ کہ اُن کے برابر بیٹھ جائے۔ باوجود اس خودداری یا خود نمائی کے وہ دوسروں کی جائز عزت کرتی تھیں۔ اور اخلاق سے پیش آتی تھیں۔ جو اس خاندان کا خاصہ ہے۔

دوسرے اخلاق

تائی صاحبہ اس عہد کے لحاظ سے تعلیم یافتہ نہ تھیں۔ مگر تدبر۔ معاملہ فہمی اور انتظامی قابلیت ان میں بہت بڑی تھی۔ اس عہد میں لڑکیوں کی تعلیم کی مخالفت ہوتی تھی۔ محض اس وجہ سے کہ تعلیم کا انتظام پردہ اور شریفانہ خصائص کو مد نظر رکھکر نہ ہو سکتا تھا۔ مگر ایسے خاندانوں میں جیسے حضرت صاحب کا خاندان تھا۔ لڑکیوں کی تربیت اس قسم کی ہوتی تھی۔ کہ گو وہ لکھ پڑھ نہ سکیں۔ لیکن خانہ داری ہی کے نہیں اپنی ریاستوں کے انتظام شائستہ عمدگی سے کر سکیں۔ اور نازک سے نازک معاملات میں صائب اور صحیح رائے دے سکیں۔ تائی صاحبہ نے باوجودیکہ بچپن میں تعلیم نہ پائی۔ مگر آخیر عمر میں محنت کر کے قرآن شریف پڑھ لیا تھا۔ تائی صاحبہ پردہ کی اس حد تک پابند تھیں کہ انہوں نے اپنے گھر سے نکل کر کبھی کسی کا گھر نہیں دیکھا۔ اور انہیں معلوم بھی نہ تھا۔ کہ کسی کا گھر کس جگہ واقع ہے۔

ان میں وفاداری اور قربانی کا بہت بڑا مادہ تھا۔ اس عہد کی نسوانی خوبیوں میں سے ایک یہ امر تھا۔ کہ وہ اپنے سسرال کے لئے اپنے والدین کے گھر کے تمام مفاد اور معاملات کو قربان کر دیں۔ یہاں تک کہ اپنے جذبات محبت و اخلاص جو طبعاً لڑکیوں کو اپنے والدین یا بھائیوں سے ہوتے ہیں۔ اپنے سسرال والوں کے لئے قربان کر سکیں چنانچہ تائی صاحبہ نے ۱۶ برس تک اپنے بھائیوں سے تمام تعلقات کو منقطع کر دیا۔ اور ان سے نہیں ملیں۔ میں ان اسباب اور وجوہات پر بحث نہیں کرونگا۔ جو اس کا موجب ہوئے اس کا دوسرا محل ہے لیکن یہاں تائی صاحبہ کے اس کمال کا اظہار مقصود ہے۔ تائی صاحبہ کے رعب اور وقار کی یہ حالت تھی۔ کہ ان کے بھائی صاحبان باہر خواہ کچھ مخالفت کریں۔ مگر اُنکے سامنے آ کر ان کو جرأت نہ ہوتی تھی۔ کہ اُن کے خلاف کوئی بات کہدیں۔ غرض وہ اپنے سسرال کے خاندان کے مفاد کیلئے ہر قربانی کو آمادہ رہتی تھیں۔

داد و دہش

داد و دہش اس خاندان کی ایک طبعی بات ہے اور ایک قسم کا خاندانی کیرکٹر بنا ہوا ہے۔ جن آنکھوں کو تائی صاحبہ نے دیکھا تھا۔ اور جن ہاتھوں میں انہوں نے پرورش پائی تھی۔ وہ داد و دہش کے لئے ہمیشہ کھلے رہتے تھے۔ پس وہ بھی اس خصوص میں تنگ دل واقعہ نہ ہوئی تھیں۔ اس کی دو صورتیں تھیں ایک طرف ان کی وہ خاندانی خودداری کی شان تھی۔ اور وہ یہ تھی کہ کوئی ان کے پاس سوال اور خواہش لیکر آئے۔ جو آتا تھا۔ خالی ہاتھ نہ جاتا تھا۔ اس قسم کی داد و دہش جہانتک میرا خیال ہے۔ وہ خاندانی عظمت اور شان کے لئے ہوتی تھی۔ مگر دوسری طرف محض اللہ کی رضا کے لئے وہ مخفی طور پر خیرات و صدقات کرتی رہتی تھیں مجھے بخوبی علم ہے۔ کہ وہ بعض لوگوں سے خاص طور پر ہمدردی فرماتی تھیں۔ اور بہت ہی کم اسکا علم دوسروں کو ہوتا تھا۔ اپنے قرابت داروں میں جنکو وہ قابل مدد سمجھتی تھیں۔ ہمیشہ ان کی مدد کیا کرتی تھیں بعض مقروض لوگوں کے قرضہ بھی ادا کر دیتی تھیں۔ زکوٰۃ بھی اپنی سمجھ کے موافق ادا کیا کرتی تھیں۔ روزوں کی سختی سے پابند تھیں۔ بلکہ بعض اوقات بیماری میں بھی رکھ لیا کرتی تھیں۔ اُن کا ایک اصول اسی زمانہ کی روایات کے لحاظ سے یہ تھا۔ کہ جس گھر میں ڈولا آیا ہے۔ وہاں سے جنازہ ہی نکلے۔ چنانچہ اپنے عمل سے انہوں نے اسکو ثابت کر دکھایا۔ یہ ان میں ایک طبعی خواہش تھی۔ اور جن حالات میں انہوں نے پرورش پائی تھی۔ اس کا قدرتی نتیجہ تھا۔ کہ لوگ اہل غرض ان کے پاس آئیں۔ اور اپنے معاملات اور حاجات پیش کریں۔ اور وہ گاؤں کے مالک کی حیثیت سے ان کو جواب دیں۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ سے تعلق

ان کی زندگی کا بہت بڑا حصہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کے بغیر گزرا۔ اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ عقائد اور مسائل کی گتھیاں ان کے سامنے تھیں۔ جن کو وہ سلجھا نہ سکتی تھیں۔ یا نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے دعاوی میں صادق نہ سمجھتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے لوث اور زاہدانہ زندگی انکے سامنے گزری تھی۔ سارا گھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا رسیدہ اور ان کی دعاؤں کی قبولیت کا قائل تھا۔ بلکہ اختلاف کے وجوہات بعض خاندانی معاملات اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دنیوی زندگی میں ان کے خیال کے موافق حد سے بڑھا ہوا زاہدانہ طریق تھا۔ اور وہ سمجھتے تھے کہ خاندانی عظمت اور شوکت جس قسم کی زندگی چاہتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سے الگ ہیں۔ اور اسپر طرہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے جب نکاح کی پیشگوئی ہوئی۔ تو یہ مخالفت اور بھی بڑھ گئی۔ کیونکہ وہ ایسے خاندان کی عزت اور وقار اور پرانی رسومات کے خلاف تھا۔ اور یہ مخالفت بڑھتی گئی۔ مگر بایں میں ذاتی علم رکھتا ہوں کہ بعض معاملات میں وہ اپنے بھائیوں کی مخالفت بھی کر لیا کرتی تھیں۔ چنانچہ جب انہوں نے مسجد کے آگے دیوار دیکر راستہ بند کیا تو مرزا نظام الدین صاحب کو کہا کہ تم یہ کیا کام کرتے ہو۔ اور سختی سے کہا۔ مگر انہوں نے یہ عذر کیا۔ کہ میرا دخل نہیں۔ بھائی صاحب (مرزا امام الدین صاحب) کا کام ہے۔ ان کو کیا کہہ سکتا ہوں۔

ایسا ہی کلارک کے مقدمہ میں بھی وہ اپنی تشویش کا اظہار کرتی تھیں۔ مگر باوجود اس کے تعلقات کشیدہ ہی رہتے تھے۔ اور وہ اس سلسلہ کو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کو نعوذ باللہ خاندان کے لئے پسند نہ کرتی تھیں۔ یہ انکی قدامت پسندی کی ایک شان تھی۔ مگر خدا تعالے کی وحی نے یہ فیصلہ کر دیا تھا کہ آخر وہ اسی سلسلہ میں داخل ہو کر وفات پائیں گی۔ چنانچہ انہیں ایام میں جبکہ دیوار کا جھگڑا پیش آیا۔ تو خدا تعالے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بطور بشارت فرمایا۔ **تائی آئی**۔

میں یقیناً کہہ سکتا ہوں۔ کہ خدا تعالے کو ان کی بعض نیکیاں پسند آئیں۔ جو وہ مخفی طور پر کرتی تھیں۔ اور آخر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا زمانہ آیا۔ اور تائی صاحبہ جو حقیقی طور پر حضرت خلیفہ ثانی کی تائی تھیں سلسلہ میں داخل ہو گئیں۔ اور اس طرح پر خدا تعالے کے اس کلام کی صداقت جو آج سے قریباً ۲۲ برس پیشتر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ ظاہر ہو گئی۔ اور حضرت تائی صاحبہ کا وجود آیۃ اللہ بن گیا۔

اس پیشگوئی کے متعلق الحکم مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۲۱ء میں ایک مضمون شائع ہو چکا ہے۔

سلسلہ میں داخل ہونے کی تحریک

سلسلہ میں داخل ہونے کی تحریک عجیب ہے۔ میرے ایک مکرم دوست اور بھائی شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی کو الہاماً بتایا گیا ”اس کو کہو کہ نیکی کرے“۔ ان ایام میں مرزا محمد احسن بیگ صاحب (جو ان کے ہمشیرہ زاد ہیں) یہاں تھے۔ شیخ صاحب نے ان کے ذریعہ تائی صاحبہ کو کہلوایا۔ تائی صاحبہ نے جواب دیا کہ میں نماز پڑھتی ہوں۔ روزے رکھتی ہوں۔ اور کیا نیکی کروں۔ اسپر شیخ صاحب نے کہلا بھیجا کہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونا۔ اور رشتہ داروں سے ملنا اور تعلقات بڑھانا بھی نیکی ہے۔ یہ ایک تحریک تھی۔ اس کے بعد انہوں نے ایک اپنی ہم قوم اور رشتہ دار بی بی سے جو خود بھی احمدی ہے پوچھا۔ کہ مجھے کوئی نیکی کی بات بتاؤ۔ اور نصیحت کرو۔ میں فرعون کی طرح ہی نہ گزر جاؤں۔

اس نیک خاتون نے ان کو سلسلہ میں داخل ہونے کی تحریک کی۔ مگر میں جس امر پر قارئین کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ ان کی سچی تڑپ ہے۔ جو حق کے لئے تھی۔ اس خاتون کو عزت اور رتبہ کے لحاظ سے وہ مقام حاصل نہیں۔ جو تائی صاحبہ کو تھا۔ مگر انہوں نے اپنے دل کی تڑپ کا اس کے پاس اظہار کیا جب اس شریف بی بی نے یہ مشورہ دیا تو پھر پوچھا کہ بیعت کس طرح کرتے ہیں؟ اس نے کہا۔ کہ کلمہ پڑھائیں گے۔ اسپر ان کو طیش آگیا۔ اور کہا کہ کیا میرا نکاح ہوگا؟ (یہ انہوں نے اس لئے کہا۔ کہ اس ملک میں نکاح کے وقت پہلے کلمے پڑھایا کرتے تھے۔ اور اب بھی یہ طریق غیر احمدیوں میں ہے۔ عرفانی) وہ بیچاری کانپ گئی۔ اور کہا کہ نہیں نہیں وہ نصیحت کریں گے۔ تب فرمایا کہ پھر اس طرح پر کیوں نہیں کہتی۔

غرض یہ قبول حق کے لئے ایک زبردست جذبہ پیدا ہوا۔ اور فوراً بیعت کر لی۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد اسی محرم راز بی بی سے کہا کہ یہ کام تو ہو گیا کوئی اور نصیحت کرو۔ اور نیکی کا کام بتاؤ۔ تو اس نے کہا کہ میں تو غریب ہوں۔ پھر بھی میں نے وصیت کی ہوئی ہے۔ آپ بھی وصیت کر دیں۔ تب پوچھا وصیت کیا ہوتی ہے۔ اس نے سمجھایا۔ تو اپنے زیور اور اپنے متروکہ کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کر دی۔ اور ایک سو روپیہ نقد فوراً داخل کر دیا۔ باقی وصیت بھی انشاء اللہ داخل ہو جائے گی۔ اس طرح پر وہ سلسلہ میں داخل ہو گئیں

ان کی زندگی میں ان کے سلسلہ میں داخل ہونے سے پہلے خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کے بیٹوں اور بیوی نے اور بہن اور بھانجیوں نے بیعت کی کسی کو نہیں روکا۔ اور آخر وہ وقت آگیا کہ خدا تعالے نے انکو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ہاتھ پر داخل سلسلہ ہونے کی توفیق دی۔ اور اس کے بعد وہ چھ سال تک زندہ رہیں۔ تائی صاحبہ جیسی پایہ کی عورت اور قدامت پسند خاتون کے لئے اپنے بھتیجے کے ہاتھ پر بیعت کرنا آسان امر نہ تھا۔ مگر ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

آخر تائی آئی والا الہام پورا ہو گیا۔ تائی صاحبہ پر مختلف اوقات میں موت کے حملے ہوئے۔ اور ہر ایسے حملہ کے وقت یقین تھا کہ وہ جاں بر نہ ہونگی۔ مگر خدا تعالے نے جیسا وعدہ کیا تھا۔ ان کو لمبی عمر دی۔ اور وہ سلسلہ میں داخل ہو گئیں۔

وفات

ان کی وفات طبعی عمر کے سلسلہ میں ہوئی۔ وہ کوئی خاص طور پر بیمار نہ تھیں۔ آخر وقت تک ان کے حواس درست رہے۔ اور آواز میں وہی شان موجود تھی۔ خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب بیمار رہتے اور بیمار ہیں۔ اس لئے وہ جنازہ میں شریک نہ ہو سکے جونہی ان کی وفات کی خبر مشہور ہوئی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور مرزا گل محمد صاحب سب فوراً موجود ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے سب ممبر موجود تھے۔ تائی صاحبہ کو حضرت ام المومنین کے ملنے کا شوق تھا۔ مگر افسوس ہے کہ حضرت ام المومنین یہاں موجود نہ تھیں۔ اور نہ اتنا وقت مل سکا کہ وہ تشریف لے آتیں۔ اس لئے کہ ان کی وفات کا ایسا یقین نہ تھا۔ خدا کی عجیب شان ہے۔ کہ جنازہ بہت شان سے اٹھایا گیا۔ اور قریباً ڈیڑھ ہزار آدمی جنازہ میں شریک تھے۔ لوگوں کو کندھا دینے کی نوبت نہ آتی تھی حضرت خلیفۃ المسیح اور آپ کے بھائیوں اور خاندان کے دوسرے بالغ ممبروں نے کندھا دیا اور حضرت نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہت لمبی دعا کی۔ میں نے اتنی لمبی دعا جنازہ میں حضرت کو بہت شاذ کرتے دیکھا ہے۔ اور میں یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ اس دعا کے ساتھ ہی خدا کی برکات اور رحمتیں نازل ہونی شروع ہو گئیں پھر حضرت مزار پر آخر وقت تک رہے۔ اور اپنے ہاتھ سے مٹی ڈالی قبر کے تیار ہونے پر پھر لمبی دعا کی۔ مجھے افسوس ہے کہ مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ای۔ اے۔ سی قصور اور مکرم مرزا رشید احمد صاحب صاحبزادگان خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب جنازہ پر نہ آسکتے تھے۔ اور نہ پہنچے۔ بہر حال یہ صدمہ اس لحاظ سے کہ خاندان کی ایک بزرگ کے سایہ سے یہ خاندان اس طرح پر جدا ہو گیا۔ بہت بڑا صدمہ ہے لیکن جو انجام اس خاتون کا ہوا وہ سلسلہ کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

حضرت تائی صاحبہ کا انتقال

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲- دسمبر ۱۹۲۷ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

چھوٹے واقعات کا بڑا اثر

بعض واقعات بظاہر بہت چھوٹے اور معمولی ہوتے ہیں لیکن اگر حقیقت پر غور کیا جائے۔ تو سمجھدار انسان کے لئے ان کے اندر بہت بڑا نشان ہوتا ہے۔ وہ واقعہ کے لحاظ سے تو معمولی ہوتے ہیں۔ مگر صداقت کے ثبوت کے لحاظ سے وہ نشان بن جاتے ہیں۔ بسا اوقات ایک نقطہ کھڑا ہوتا ہے مگر وہی ایک بہت بڑا نتیجہ پیدا کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کا ایک واقعہ

مارٹن کلارک کا مقدمہ جب چلا۔ تو ایک غیر احمدی مولوی جو حضرت مسیح موعود کا سخت دشمن تھا۔ بطور گواہ پیش ہوا حضرت صاحب کی طرف سے ایک غیر احمدی وکیل تھے۔ جو اب تک بھی جماعت میں شامل نہیں ہیں۔ بلکہ مذہبی لحاظ سے کچھ تعصب رکھتے ہیں۔ انہوں نے چاہا۔ کہ اس دشمن سلسلہ مولوی صاحب پر ایک سوال کریں۔ جس سے اس کی اخلاقی گراوٹ اور خاندانی پستی کا اظہار ہو۔ مگر جب حضرت مسیح موعود کو اس کا علم ہوا۔ تو آپ نے ایسا کرنے سے روک دیا۔ اور کہا۔ اس سوال کو مقدمہ کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ اگر مقدمہ سے اس کا تعلق ہوتا۔ یا کسی اور پہلو سے مد ہوتا۔ تو اور بات تھی۔ مگر خواہ مخواہ کسی کو شرمندہ کرنے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے وکیل صاحب نے اصرار بھی کیا۔ کہ بعض اوقات دشمن کی حیثیت گرا دینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ مگر آپ نے اس کو پسند نہ فرمایا۔ اور ایسا سوال کرنے سے روک دیا۔

وہ وکیل صاحب ابھی تک غیر احمدی ہیں۔ مگر مسیح موعود کی ذات کے متعلق بہت اعلےٰ خیالات رکھتے ہیں۔ اور کہا کرتے ہیں۔ آپ بے نظیر انسان تھے۔ کوئی اور شخص ہرگز ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ مجھے بھی ملے ہیں۔ کہتے تھے۔ کوئی شخص ایسا نہیں کر سکتا۔ کہ ذلیل کرنے والے مخالف کی ذلت کو بھی گوارا نہ کرے۔ کہنے کو تو یہ ایک فقرہ ہے۔ مگر کیریکٹر پرکھنے والوں کے لئے ایک نمونہ ہے۔ وہ وکیل صاحب تیس سال گذر نے کے بعد آج بھی اس سے متاثر ہیں۔ سو یہ اگرچہ ایک چھوٹی سی بات تھی۔ مگر اثر کے لحاظ سے اُس نے عظیم الشان نتائج پیدا کئے۔

ایک پیش گوئی

اسی طرح بعض پیش گوئیاں اور نشانات ظاہر میں گو چھوٹے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی کیفیت پر غور کرنے والوں کے لئے ان میں کئی باتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جن سے ایمان میں بہت اضافہ ہوتا ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے۔ جس کا علم مجھے کل ہی ہوا ہے۔ گو وہ ایک فرد اور اس کی حالت کے متعلق ہے۔ مگر اس میں کئی پیشگوئیاں ہیں۔ کئی ایک دوستوں نے بتایا۔ کہ ان کو پہلے ہی معلوم تھا۔ مگر مجھے کل ہی معلوم ہوا ہے۔ کل تائی صاحبہ کی وفات کے وقت شیخ یعقوب علی صاحب نے بتایا۔ کہ حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا الہام ہے۔

"تائی آئی"

اس کے متعلق پرانے احمدی بتاتے ہیں۔ کہ اس وقت اس کے معنی سمجھ میں نہیں آتے تھے۔ کوئی کچھ کہتا تھا۔ اور کوئی کچھ۔ لیکن ایک ہی سیدھے سادھے معنی اس فقرہ کے یہ ہو سکتے ہیں۔ کہ کوئی ایسی عورت جس کا رشتہ تائی کا ہو وہ آجائے آنے کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔ پاس آنا۔ یا جماعت میں آنا۔ خالی آجانا کوئی پیشگوئی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ رشتہ دار آیا ہی کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں تمام کے تمام بڑے لوگ بھی حضرت صاحب کی بھاوجہ کو تائی کے لقب سے پکارتے تھے۔ گویا ان کا نام ہی تائی تھا۔

تائی صاحبہ کی پہلی حالت

سلسلہ کی کتابیں پڑھنے والے جانتے ہیں۔ کہ محمدی بیگم کی پیشگوئی کے زمانہ میں وہ اشد ترین مخالف تھیں۔ چونکہ وہ خاندان میں سب سے بڑی تھیں۔ اور پیشگوئی بھی ان کی بہن کی بیٹی کے متعلق تھی۔ اس لئے خاندان کی لیڈر کے لحاظ سے اس وقت وہ اس رشتہ میں روک ڈالنا جس کو وہ خاندانی رسوائی کے مترادف سمجھتی تھیں۔ اپنا فرض سمجھتی تھیں۔ اور ان کے نزدیک ان کا اہم فرض تھا۔ کہ وہ مقابلہ کریں۔ عورتوں کی فطرت کے لحاظ سے بہت بڑی عورت کے لئے عزت اور خاندانی وقار تمام دینی امور۔ بلکہ تمام سیاسیات اور دیگر حالات سے زیادہ اہم سمجھا جاتا ہے اس وقت حضرت مسیح موعود کا مسیح ہونے کا دعوے ان کے نزدیک اس قدر اہم نہیں تھا۔ جس قدر خاندانی عزت تھی۔ اور یوں بھی چونکہ بڑوں کے لئے چھوٹوں کی اطاعت مشکل ہوتی ہے۔ اور مسیح موعود تائی صاحبہ سے چھوٹے تھے اور انہوں نے جائداد وغیرہ میں حصہ بھی نہیں لیا تھا۔ اس لئے آپ کا کھانا وغیرہ ان کے ہی گھر سے جاتا تھا۔ اس لحاظ سے بھی وہ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کی محسنہ سمجھتی تھیں عورتوں میں یہ احساس قدرتی طور پر ہوتا ہے۔ اس لئے وہ حضرت مسیح موعود کو اپنا دست نگر تصور کرتی تھیں۔

حضرت مسیح موعود اپنے ایک عربی شعر میں فرماتے ہیں۔

> لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ کَانَ اُکْلِی
> وَصِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْاَھَالِیْ

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایک زمانہ تھا۔ جب میں دوسروں کے ٹکڑوں پر بسر اوقات کرتا تھا۔ مگر اب خدا نے مجھے ایسی شان عطا کی ہے۔ کہ ہزاروں ہیں جو میرے دستر خوان سے سیر ہوتے ہیں۔

اس شعر میں اس واقعہ کی طرف بھی اشارہ ہے۔ کہ حضرت اقدس کی جائداد علیحدہ نہیں تھی۔ بھائی کے ہی سپرد تھی۔ اور آپ میں اس کے سنبھالنے کا احساس بھی نہیں تھا۔ چنانچہ آپ کے والد بھی کہا کرتے تھے۔ کہ یہ جائداد نہیں سنبھال سکے گا۔ پس اندریں حالات تائی صاحبہ کا ایمان لانا بڑا مشکل امر تھا۔ دلیل اور مذہبی پہلو سے نہیں۔ بلکہ خاندانی لحاظ سے۔ کیونکہ ان کے نزدیک دونوں کی حیثیت آقا و نوکر کی تھی۔ وہ آپ کو ایک غریب آدمی سمجھتی تھیں۔ جو کام وغیرہ کچھ نہیں کرتا تھا۔ اور ان کے ٹکڑوں پر پلا تھا۔

رشتہ داروں کی مخالفت

ان حالات میں وہ کبھی گوارا نہ کر سکتی تھیں۔ کہ آپ ان کی بہن کی لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے میں کامیاب ہو جائیں وہ چونکہ سب سے بڑی تھیں۔ اس لئے خصوصیت کے ساتھ مخالف تھیں۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کی مخالفت بہت زیادہ تھی۔ رشتہ داروں نے آپ سے ملنا ترک کر دیا تھا۔ اور آپ بھی ان سے نہیں ملتے تھے۔ بلکہ خاندان والوں کی مخالفت کا یہ عالم تھا۔ کہ والدہ صاحبہ سناتی ہیں حضرت صاحب کے ننھیال میں ایک بڑی عمر کی عورت تھیں۔ وہ بین ڈالا کرتی تھیں۔ کہ چراغ بی بی کے لڑکے کو کوئی دیکھنے بھی نہیں دیتا۔ حضرت مسیح موعود کو چور اور ڈاکو ؤں کی طرح علیحدہ رکھا جاتا تھا۔ کیونکہ ان کو خاندانی عزت کو

بیٹا لگا ۔۔۔۔۔۔ نے والا سمجھا جاتا تھا ہو گا

تائی صاحبہ کے احمدی ہونیکا خیال

ان حالات میں یہ قیاس کرنا کہ تائی احمدی ہو جائے گی۔ بظاہر ایک غیر معمولی بات تھی۔ انسان کا دل بدل سکتا ہے مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ حالات کیا کہتے ہیں؛ ایسے وقت میں آپ کو الہام ہوتا ہے "تائی آئی" تائی صاحبہ حضرت صاحب کی بھاوج تھیں۔ اس لئے ان الفاظ سے یہ مراد تھی۔ کہ آپ اس وقت بیعت کریگی۔ جس وقت بیعت لینے والے سے ان کا تعلق "تائی" کا ہوگا۔ اگر انہوں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنی ہوتی۔ تو الہام کے یہ الفاظ ہوتے۔ کہ بھاوج آئی اور اگر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے عہد میں بیعت کرنی ہوتی۔ تو یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ مسیح موعود کے خاندان کی ایک عورت آئی۔ مگر تائی کا لفظ ظاہر کرتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کا لڑکا جب آپ کا خلیفہ ہوگا۔ تو اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گی۔ کیونکہ اگر آپ کی اولاد سے کسی نے خلیفہ نہیں ہونا تھا۔ تو تائی کا لفظ فضول تھا۔

تین پیش گوئیاں

اس الہام میں دراصل تین پیشگوئیاں ہیں۔ اول یہ کہ حضرت مسیح موعود کی اولاد میں سے خلیفہ ہوگا۔ دوم یہ کہ اس وقت تائی صاحبہ جماعت میں شامل ہونگی۔ تیسرے تائی صاحبہ کی عمر کے متعلق پیشگوئی تھی۔ اور وہ اس طرح کہ اس وقت حضرت مسیح موعود جن کی اپنی عمر اس وقت ۔ ۶ سال کے قریب تھی۔ ایک ایسی عورت کے متعلق پیشگوئی کرتے ہیں جو اس وقت بھی عمر میں ان سے بڑی تھی۔ کہ وہ زندہ رہیگی اور آپ کی اولاد سے ایک خلیفہ ہوگا۔ جس کی بیعت میں شامل ہونگی۔ اتنی لمبی عمر کا ملنا بہت بڑی بات ہے۔ انسانی دماغ کسی جوان کے متعلق بھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ فلاں وقت تک زندہ رہیگا۔ چہ جائیکہ بوڑھے کے متعلق کہا جائے۔ پس یہ ایک بہت بڑا نشان ہے۔ گویا ان کا بیعت کرنا۔ اور میرے زمانہ میں کرنا پھر حضرت مسیح موعود کے بیٹوں میں سے خلیفہ ہونا کئی ایک پیشگوئیاں ہیں۔ جو دو لفظوں میں بیان ہوئی ہیں

تائی صاحبہ کی وصیت

میں سمجھتا ہوں۔ کہ جس قسم کی روایات اور احساسات پرانے خاندانوں میں پائے جاتے ہیں۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ عظیم الشان تغیر ہے۔ کہ تائی صاحبہ نے بیعت میں شامل ہونے کے بعد وصیت بھی کر دی تھی۔ پہلے تو وہ اس کی بھی مخالف تھیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کو آبائی قبرستان کی بجائے دوسری جگہ دفن کیا جائے۔ چنانچہ مجھے انہوں نے اس وقت کہلا بھی بھیجا۔ کہ آپ کو جدی قبرستان کی بجائے دوسری جگہ دفن نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ ایک ہتک ہے۔ اور بعد میں بھی کئی سال تک اس پر معترض رہیں۔ مگر پھر ان کی یہ حالت ہوگئی۔ کہ خود وصیت کی۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں۔

ایک سمجھدار انسان کے لئے یہ بہت بڑا نشان ہے ظاہر میں تو یہ معمولی بات ہے۔ جو ایک شخص کے متعلق ہے مگر اس میں صداقت کے ثبوت کے کئی ایک پہلو ہیں۔ اور جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ ؎

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے۔

اکثر لوگ نشانات سے آنکھیں بند کر کے گذر جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ان کی ہلاکت کا وقت آجاتا ہے۔ غرضیکہ سوچنے والے کے لئے اس میں بہت بڑا ثبوت ہے۔ وہ لوگ جو مانتے نہیں۔ ان کا غور نہ کرنا تو عجیب بات نہیں۔ مگر ماننے والوں کا غور نہ کرنے والوں کی حالت زیادہ افسوسناک ہے۔ اگر ماننے والے ان نشانات میں غور کریں۔ تو ان کے اندر ایک عظیم الشان تبدیلی پیدا ہو جائے۔ خدا تعالیٰ کی تائیدیں اور نصرتیں ان کو حاصل ہوں۔ اور وہ اپنی موجودہ قربانیوں پر غور کر کے شرمندہ ہوں۔ کہ اُن کو بہت آگے بڑھنا چاہیئے تھا۔ اور وہ مقام جہاں کھڑے ہیں۔ بہت ادنیٰ ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ ہم کو غور کرنے کی توفیق دے۔

ایک آریہ ایڈیٹر کی تاریخ دانی!

پنڈت دیانند جی کی کتب کو پڑھنے والے جانتے ہیں۔ کہ وہ کس طرح بے پر کی اڑایا کرتے تھے۔ آپ کو جب تاریخ کا شوق ہوا۔ تو آپ نے یہاں تک لکھ دیا کہ محمود غزنوی جب ہندوستانی قیدیوں کو غزنی لے جارہا تھا۔ تو وہ راستہ میں ان سے بہت بدسلوکی کرتا تھا۔ اسی دوران میں آپ فرماتے ہیں۔ کہ "سب پر کار کی نیچ سیوا ان سے ایسے کراتا کراتا جب مکہ کے پاس پہونچا۔ تب اپنے مسلمانوں نے کہا۔ کہ ان کافروں کو یہاں رکھنا اچھا نہیں ہے"

(ستیارتھ پرکاش ہندی باب ۱۱ پہلا ایڈیشن)

گویا غزنی جانے کے لئے مکہ راستہ میں پڑتا ہے ؎

گر ہمیں مکتب است و ایں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

جس عمارت کی بنیاد سوامی جی کے ہاتھوں رکھی گئی۔ آریہ سماجی اس کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے میں بڑی مستعدی سے کام کر رہے ہیں۔ پنڈت دھرم بھکشو ایڈیٹر "آریہ مسافر" کی جو بڑے سے بڑے محقق کے منہ آنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ تاریخدانی ملاحظہ فرمایئے۔ کس شان خود خیالی سے تحریر کرتے ہیں۔

"راجی حضرت! مسیلمہ تو وہ شخص تھا۔ جو حضرت کا کاتب وحی تھا۔ اور اس کی فصیح زبانی اور جادو نگاری کی یہ کیفیت تھی۔ کہ اسی کی زبان سے نکلا ہوا جملہ "فتبارک اللّٰہ احسن الخالقین" جزو قرآن ہوگیا۔ جو آج تک قرآن میں موجود ہے...... جب حضرت پر آیت نازل ہونا شروع ہوئی اور اس کے منہ سے نکلا فتبارک اللّٰہ احسن الخالقین"

ایک مشہور واقعہ جو ہر صحیح و بڑی تاریخی کتاب۔ حدیث اور تفسیر میں پایا جاتا ہے۔ اس کے متعلق ایسی غلط بیانی ایڈیٹر کی بات ہے۔ اس آیت کے متعلق جو روایت آئی ہے۔ وہ فقط یہ ہے۔ کہ ایک شخص عبد اللہ بن ابی سرح جو حضور علیہ السلام کا کاتب وحی تھا۔ حضور کے آیات لکھواتے وقت روحانی فیض سے حصہ پا کر بے اختیار فتبارک اللّٰہ احسن الخالقین پکار اٹھا۔ جو پہلے آیت میں نازل ہو چکا ہے۔ اس پر تو کو اس نے اپنی ذاتی خوبی خیال کیا۔ اور ارتداد کی راہ اختیار کی۔ آخر تائب ہو کر فوت ہوا۔ اب دیکھئے کہاں یہ بیان اور کہاں مندرجہ بالا تحدی؟ کیا پنڈت دھرم بھکشو اپنے بیان کو کسی مستند تاریخی کتاب سے ثابت کر سکتے ہیں؟

؎ خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

(خاکسار اللہ دتا۔ جالندھری قادیان)

اعلان ضروری

آئے دن احباب کی طرف سے درخواستیں آتی رہتی ہیں۔ کہ ان کے پاس روپیہ ہے۔ جس سے وہ کوئی مفید تجارت شروع کرنا چاہتے ہیں۔ یا کسی چلتی ہوئی مخصوص تجارت میں روپیہ لگانا چاہتے ہیں۔ بعض دوست اپنے بچوں کے تاجرانہ مستقبل کیلئے معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ایسے تمام دوستوں کو اس اعلان کے ذریعہ مطلع کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جلسہ سالانہ کے دوران میں نظارت تجارت کی طرف سے ایک دفتر کھولا جائے گا۔ جو ان کو مفید مشورہ دے گا تمام دوست جو ہندوستان یا غیر ممالک کی تجارت کے متعلق یا خرید و فروخت کے متعلق کچھ دریافت کرنا چاہیں۔ وہ تشریف لائیں۔ محکمہ کے کارکن ان کی خدمت کیلئے ہر وقت تیار ہونگے۔

ناظر تجارت قادیان

غیر مبایعین کو جواب

اخبار پیغام صلح ۲۳ر نومبر میں سفید ڈھیری (پشاور) کے چند غیر مبایعین اصحاب نے یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ خدا۔ رسول۔ مسیح موعود اور خلیفۃ المسیح ثانی کا یہ فرمان ہے کہ کسی کو بُرے نام سے نہ پکارا جائے۔ اور نہ کسی کو ایسے نام سے یاد کیا جائے۔ جس سے کہ وہ ناراض ہو۔ سو آئندہ ہمیں غیر مبایع نام سے نہ پکارا جائے۔ کیونکہ ہم نے بیعت کی ہے اور ایسے شخص کی بیعت کی ہوئی ہے جس کی مسیح موعود علیہ السلام تعریف فرماتے ہیں۔ پس ہمیں لاہوری احمدی کے نام سے پکارا جائے ؎

جواب میں عرض ہے۔ کہ ہم آپ کو جو غیر مبایع کے نام سے پکارتے ہیں۔ تو اس لئے کہ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت نہیں کی۔ نہ اس لئے کہ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت نہیں کی۔ یا مولوی محمد علی صاحب کی بیعت نہیں کی۔

پھر یہ مطالبہ آپ کا ویسا ہی ہے جیسا ہندوؤں کا کہ ان کو کافر کے نام سے نہ پکارا جائے۔ اسی پیغام صلح میں لالہ ہنس راج کو جواب دیا گیا ہے۔ کہ کافر اور مسلمان دو لفظ ہیں۔ جو کلمہ پڑھتا ہے۔ وہ مسلمان ہے۔ جو نہیں پڑھتا وہ کافر۔ سو کافر کوئی گالی نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو منکر کو کہتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ کافر لفظ پر ناراض ہوتے ہیں۔ تو مسلمان ہو جائیں۔ سو میں بھی اپنے غیر مبایع بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ غیر مبایع کے نام کو پسند نہیں کرتے۔ تو وہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت کر لیں۔ کیونکہ مبایع و غیر مبایع دو لفظ ہیں۔ جو خلافت کے ماننے والے اور منکر کے متعلق استعمال ہوتے ہیں۔ سو اگر آپ غیر مبایع نہیں کہلانا چاہتے۔ تو آجائیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت کر لیں۔ یہ تو بہت مہذب لفظ ہے۔ اس سے بڑھکر مہذب لفظ تو اور کوئی منکر خلافت کے لئے ہے ہی نہیں۔ کس قدر ظلم ہے کہ ہمارے مہذب طرز عمل کو بھی گالی قرار دیا جاتا ہے۔ ؎

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

ہم سے مطالبہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو تو لاہوری احمدی کہا ہے۔ مگر ہمکو اصحاب قادیان۔ گویا ہم کو احمدیت سے ہی خارج کر دیا ہے۔ تمام رسالوں وغیرہ میں اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ اور ہم کو قادیانی۔ ہمیں احمدی کبھی نہیں سمجھتے۔ سو برادران محترم آنچہ برخود نہ پسندی بر دیگراں میسند۔ جس طرح آپ کا ضمیر دکھتا ہے۔ ویسا ہی ہمارا بھی۔

رہا یہ سوال کہ مولوی محمد علی صاحب بہت جلیل القدر عالیشان مقدس شخص ہیں۔ اور الوصیت کے مطابق جس شخص کے ہاتھ پر چالیس آدمی اتفاق کر لیں۔ وہ مسیح موعود کے نام پر لوگوں سے بیعت لے سکتا ہے۔ اس لئے ہم نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی ہوئی ہے۔ سو جس شخص کے ہاتھ پر لاکھوں بیعت کریں۔ کیا وہ بیعت نہیں لے سکتا۔

ہر مرید اپنے پیر کو مقدس اور جلیل القدر سمجھتا ہے۔ اگر مولوی صاحب کی حضرت مسیح موعودؑ نے کبھی وقت کسی بات پر تعریف کی ہے۔ تو اس بات پر ناز کیوں کرتے ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو ڈاکٹر عبدالحکیم کی بھی تعریف کی تھی۔ اور اگر مولوی صاحب کی تعریف کی تھی تو اس زمانے میں جو حالت مولوی صاحب کی تھی۔ اس پر کی تھی نہ کہ آئندہ کے لئے دعا بھی۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی جہاں تعریف ہوئی ہے۔ وہاں پر دعا بھی کی گئی ہے۔ مثلاً ؎

تحت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اسکو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

سو میں پھر غیر مبایعین اصحاب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ جو احمدی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت نہیں کرتا۔ وہ غیر مبایع ہے۔ اگر یہ نام اس کو پسند نہیں۔ تو وہ آکر خلیفۃ المسیح کی بیعت کرلے۔

خاکسار۔ میاں احیاء الدین احمدی پشاور

ایک اشتہار کی ضروری تصحیح

ترجمہ فتوحات مکیہ کے اشتہار میں قیمت حصہ اول سات روپے چھپتی رہی ہے۔ صحیح یوں ہے۔ کہ حصہ اول قیمت مع محصول تین روپے (پیسے) اور حصہ دوم قیمت مع محصول چار روپے (للعہ)

ناظرین الفضل اس کے مطابق مولوی محمد فضل خان صاحب چنگا بنگیال تحصیل گوجرخاں سے کتاب طلب کریں۔

(مینجر الفضل)

نامہ نگار اہلحدیث کی علم دین سے ناواقفی

مولوی ثناء اللہ صاحب کے نامہ نگار اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۹ر جمادی الاول ۱۳۴۶ھ میں "قادیان میں نفاق و شقاق" کے ہیڈنگ کے تحت میں یوں رقمطراز ہیں۔ "حمائت حق میں اہلحدیث کی مسلسل کوششیں آخر رنگ لائے بغیر نہ رہ سکیں"

اول تو یہ بات ہی سرے سے غلط ہے۔ کہ اہلحدیث کے لغو اعتراضات سے کسی سمجھ دار کو شبہ پڑے۔ لیکن اگر بفرض محال یہ بات تسلیم بھی کر لی جائے تو اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسّلام کی صداقت کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری امت کہلانے والوں سے یہودی بن جائیں گے۔ اور جیسا کہ مدینہ منورہ میں یہود کی "مسلسل کوششیں آخر رنگ لائے بغیر نہ رہ سکیں" جس کا نقشہ ہم قرآن مجید کے الفاظ سے دکھلاتے ہیں۔ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ۔ ان لوگوں سے جو ارد گرد کے دیہاتوں میں رہنے والے ہیں۔ منافقین ہیں۔ اور مدینہ کے لوگوں میں سے بھی سرکشی کرتے ہیں۔ نفاق پر (توبہ ع ۱۳) اسی طرح آج آپ کی یہودیت رنگ لائی۔ اور آپ کی مسلسل کوششوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ جماعت احمدیہ میں کچھ منافق پیدا ہو گئے۔ خدائی جماعتوں میں منافقین پیدا ہوتے رہے۔ اور ہوتے رہیں گے۔ لیکن افسوس ہے ان لوگوں پر جنہیں اتنی سمجھ نہیں کہ کسی جماعت میں منافقین کا پایا جانا اس کے کذب پر دلالت نہیں کرتا۔ ورنہ بتلایئے۔ کہ اسلام کے متعلق آپ کا کیا فتوے ہے۔

اگر خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ فرمایا کہ کچھ تو منافق ہیں جو احمدی کہلاتے ہیں۔ مگر ایسی باتیں پھیلانے میں لگے رہتے ہیں۔ جن سے جماعت میں تفرقہ پیدا ہو۔ جماعت کی قدر و قعت دوسروں کی نظروں سے گر جائے تو یہ کوئی اچنبے کی بات نہیں۔ کیا اسلام میں ایسے لوگ نہیں تھے۔ جو مسلمانوں کی قربانیوں پر تمسخر کرتے تھے۔ اَلَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ (توبہ ع ۱۰)

عبدالاحد قادیان

رباعی

(از ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب امیر جماعت احمدیہ امرتسر)

نتواں گفت کہ وقت گذشتہ باز آید
نتواں گفت کہ عمر گذشتہ باز آید
برائے تقویتہ ایماں مسیح وقت شناس
گماں مبر کہ مسیح گذشتہ باز آید

اشتہارات

قادیان میں سکنی اراضی

قادیان کی نئی آبادی کے ہر دو محلہ جات یعنی محلہ دارالفضل و محلہ دارالرحمت میں قابل فروخت قطعات موجود ہیں۔ اور اب ایک نیا محلہ بنایا گیا ہے جسکا نام محلہ دارالبرکات ہے جو محلہ دارالفضل سے جنوب مشرق میں سڑک کہاراں کی دوسری طرف واقعہ ہے۔ ان ہر سہ محلہ جات میں قیمت ایک ہی مقرر ہے یعنی بر لب سڑک کلاں ۱۲ؔ فی مرلہ اور اندر کی طرف بیس بیس فٹ اور دس دس فٹ کے راستوں پر ۱۱ؔ فی مرلہ ہے۔ ایک کنال کی پیمائش طول میں پچھتر فٹ اور عرض میں ساٹھ فٹ ہوتی ہے۔ اور اسکے دو طرف سے راستہ گذرتا ہے۔ چار کنال اکھٹی لینے والے کو چاروں طرف راستہ ہوگا۔ نیا محلہ دارالبرکات اس سمت میں واقع ہے جس طرف ریلوے اسٹیشن کی تجویز ہے۔ گو ابھی تک اس کے متعلق آخری فیصلہ نہیں ہوا مگر بہر حال جہت بہت عمدہ ہے۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔ اور روپیہ بھجوانا ہو۔ تو خاکسار کے نام یا محاسب بیت المال قادیان کے نام بھجوایا جائے۔ یا جلسہ کے موقعہ پر اپنے ساتھ لیتے آویں؛

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

وصیتیں

وصیت نمبر ۲۴۸۵: میں محمد اسمٰعیل ولد نظام الدین ترکھان ساکن گھونہ ٹبہ ڈاکخانہ میراں پور تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد تقریباً سولہ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف کرتا ہونگا۔ میں بوقت مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ثابت ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف ہوگی۔

العبد: نشان انگوٹھا مستری محمد اسمٰعیل احمدی مذکور؛ گواہ شد عبدالرحمٰن کاغانی قادیان؛ گواہ شد سید لال شاہ اول مدرس لوئر مڈل میراں پور ضلع شیخوپورہ

وصیت نمبر ۲۴۸۶: میں محمد الدین ولد میاں عبدا قوم کھوکھر ساکن چندر کے راجپوتاں ڈاکخانہ خاص تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد ۸-۲۶ چھبیس روپے آٹھ آنہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف ہوگی۔ مورخہ ۹/۲۶/۱۱ء؛

العبد: محمد الدین احمدی ولد میاں عبدا قوم کھوکھر بمقام چندر کے راجپوتاں ضلع سیالکوٹ؛ حال وارد اول مدرس مدرسہ چوہڑ اسنگھ ضلع شیخوپورہ ڈاکخانہ میراں پور؛ گواہ شد: عبدالرحمٰن کاغانی؛ گواہ شد بقلم خود سید لال شاہ اول مدرس لوئر مڈل میراں پور ضلع شیخوپورہ

وصیت: میں محمد طیب احمدی ولد صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید مرحوم قوم سید عمر ۲۷ سال ساکن نہر صاحبزادہ خوست ڈاکخانہ سرائے نورنگ تحصیل لکی مروت ضلع بنوں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ بتاریخ ۵ ۸/۲۶

(۱) میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائیداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ تقریباً ایکہزار آٹھ سو باون کنال زمین سے میں تخمیناً چارسو اناسی کنال چھ مرلے زمین کا شریعت کی رو سے مالک ہوں نیز ایک مکان کا جو قریباً ایک کنال زمین میں ہوگا۔ مالک ہوں۔

العبد موصی: خاکسار صاحبزادہ محمد طیب احمدی بقلم خود سکنہ سرائے نورنگ ضلع بنوں؛ گواہ شد: دستخط محمد احمدی بقلم خود سکنہ سرائے نورنگ ضلع بنوں؛ گواہ شد: محمد شاہزادہ احمدی مولوی فاضل مبلغ بقلم خود سرائے نورنگ ضلع بنوں؛ ۵ ۸/۲۶؛

وصیت نمبر ۲۴۷۱: میں شاہ جہاں بی بی زوجہ صاحبزادہ عبداللطیف شہید مرحوم قوم سید عمر ۵۵ سال ساکن نہر صاحبزادہ خوست ڈاکخانہ سرائے نورنگ تحصیل لکی مروت ضلع بنوں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ کل جائیداد غیر منقولہ یعنی زمین جوکہ موجودہ حالت میں ہم سب ورثان کے تصرف اور ملکیت میں ہے۔ اور ہم سب ورثاء کے درمیان مشترک ہے۔ سب زمین دو ہزار کنال ہے۔ اس میں سے میں موصیہ تخمیناً ایک سو تئیس کنال پندرہ مرلے زمین کی شریعت کی رو سے میں مالک ہوں۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۶ء؛

العبد: نشان انگوٹھا موصیہ شاہ جہاں بی بی زوجہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مرحوم سکنہ سرائے نورنگ ضلع بنوں؛ گواہ شد: محمد شاہزادہ احمدی مولوی فاضل مبلغ سرائے نورنگ ضلع بنوں؛ گواہ: خاکسار صاحبزادہ محمد طیب پسر موصیہ بقلم خود سکنہ سرائے نورنگ ضلع بنوں؛

اشتہارات

کان کی تمام بیماریاں

بہرا پن۔ کم سننے۔ کان بجوں یا بڑ دکھنے بہنے۔ بھاری پن۔ درد ورم۔ زخم خشکی۔ کھجلی۔ آوازیں ہونے وغیرہ پر صحفہ دنیا پر شرطیہ اکسیر دوا صرف بلب اینڈ سنز یلی بھیت کا روغن کرامات ہے جسپر ہزارہا انگریز اور ڈاکٹر تک لٹو ہیں۔ بصرہ۔ بغداد۔ ساؤتھ افریقہ وغیرہ تک جسکی خاص شہرت ہے فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ

بہرا پن کی دوا ملنے کا پتہ بلب اینڈ سنز یلی بھیت

تریاق زعفرانی

امراض ذیل کیلئے ہمہ صفت موصوف ہے۔ اعضاء رئیسہ کی کمزوری کیلئے نہایت مفید ہے۔ نسیان ہو معدہ کمزور ہو۔ دماغ کمزور ہو۔ دل دھڑکتا ہو۔ کمزوری جگر کی وجہ سے بدن میں خون کم ہو۔ رنگ زرد ہو سر چکرتا ہو۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہو۔ طاقت کمزور پڑ گئی ہو۔ تو تریاق زعفرانی کا استعمال انشاء اللہ نہایت مفید اور نفع بخش ہونے کا موجب ہوگا قیمت فی ڈبیہ عہ

محمد عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

جلسہ پر گھڑیاں

شکر اللہ تعالیٰ نے حاضری کا موقعہ دیا۔ تو جیب و کلائی کی بہترین گھڑیاں ہمراہ ہونگی۔ ۱۹۳۷ء

ٹائم پیس صرف وہی لاسکیگا جس کا آرڈر مع کچھ رقم پیشگی ۲۰ دسمبر تک مل جائیگا۔ ملنے کا وقت آٹھ بجے صبح۔

نمبر ۱۔ نگب بن الارم عمدہ ریڈیم ہے	نمبر ۴ امریکن مختلف قسم
نمبر ۲۔ جار " " "	جرمنی الارم
نمبر ۳۔ کلیٹر " " "	اصلی جرمنی

المشتہر
حافظ سخاوت علی احمدی پروپرائیٹر احمدیہ واچ ایجنسی

انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان

دسمبر ۱۹۳۶ء سے انجمن ہذا کے ٹریکٹوں کا سلسلہ پھر شروع ہو رہا ہے جو دوست ممبر بننا چاہتے ہیں۔ وہ چندہ سالانہ تین روپیہ اور داخلہ ایک روپیہ پیشگی ارسال فرمائیں۔ گذشتہ ممبر صرف چندہ پیشگی ارسال فرمائیں۔ گذشتہ پندرہ نمبر وفات مسیح ختم نبوت صداقت مسیح موعود وغیرہ کے متعلق دو روپے فی سینکڑہ علاوہ محصولڈاک کے حساب سے طلب فرما سکتے ہیں۔

سیکرٹری انجمن خدام الاسلام قادیان

بے اولادوں کو اولاد

محترمہ والدہ صاحبہ کی ادویہ بالکل مایوس عورتیں بھی اولاد حاصل کر چکی ہیں۔ لہٰذا اگر آپ سینکڑوں ویدوں حکیموں سے علاج کرا کر تھک چکی ہیں۔ اور ابھی تک اولاد کا منہ دیکھنا نصیب نہیں ہوا تو اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

بے اولاد مایوس بہنیں ضرور تشریف لا کر میری والدہ صاحبہ سے ملاقات کریں

موقعہ کی زمین

محلہ دارالفضل مشرقی متصل کوٹھی حضرت میاں شریف احمد صاحب عین آبادی کے اندر ایک کنال زمین فروخت ہوتی ہے خط و کتابت و تصفیہ نرخ بنام ا۔ب۔ معرفت الفضل قادیان

سندھ انجینئرنگ کالج سکھر (سندھ)

میں قلیل عرصہ میں اوورسیر و سب اوورسیر کلاس کی نہایت اعلیٰ تعلیم دیجاتی ہے آج ہی پرنسپل سے پراسپکٹس طلب فرمائیے

سرمہ سلاجیت ہومیا خاص

جسکو گلگت چلاس سے لا کر زبدۃ الحکماء حکیم عبدالواحد صاحب اصلی طریق پر صاف کیا ہے قلیل المقدار و کثیر النفع ہے بسیر ڈنگی تعداد ہندوستان پنجاب میں جاتی ہے ہمارے تجربہ میں درد کمر و گردہ وجع الاعضاء و کدو دانہ و استسقاء و خرابی رنگت و عدم اشتہاء کیلئے بہت ہی مفید ثابت ہوئی ہے۔ اطباء کرام کی مقبول و مستند ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا۔ قیمت فی تولہ چار آنہ۔ ایک پونڈ کے آرڈر پر تیس فیصدی کمیشن علاوہ محصولڈاک معاف ہوگا۔ نمونہ کیلئے ایک تولہ محصولڈاک آنے پر مفت

مینیجر کارخانہ جڑی بوٹی مانسہرہ ضلع ہزارہ صوبہ سرحد

تحائف پشاور

مشہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ

ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی و پشاوری لنگیاں مشہدی رومال لیڈی سوٹ کے مشہدی قنادیز کلاہ پشاوری و بخاری وغیرہ قیمت ارزاں کے پتہ پر طلب فرماویں۔ مال پسند نہ آنے پر محصولڈاک کاٹ کر قیمت واپس دی جاویگی۔ یا اسکے بدلے حسب منشاء خریدار کو دوسری چیز دی جائیگی۔

المشتہر
میاں محمد غلام احمد احمدی جنرل مرچنٹ بازار کریم پورہ پشاور

ایک احمدی رئیس کو ضرورت ہے

۱:۔ ایک گریجوایٹ یا انڈر گریجوایٹ ٹیچر کی جسکو اتالیقی وغیرہ بچگان بھی کرنی ہوگی۔ مضامین انگریزی حساب جنرل نالج سائنس میں عمدہ مہارت ہو۔ اخلاق عمدہ ہوں۔ ٹرینڈ اور متاہل کو ترجیح دی جائیگی۔

۲:۔ ایک عالم دین کی جو سلسلہ نظامی میں پوری تعلیم انتہائی پائی ہو۔ اور قرآن و حدیث کا عمدہ علم ہو۔ اگر مولوی فاضل اور ٹرینڈ و متاہل ہو۔ تو انکو ترجیح دی جائیگی۔

دونوں اسامیوں کی تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوگا ہر دو اسامیوں کے خواستگار کو اپنے سارٹیفکیٹ معہ درخواست بذریعہ مینیجر الفضل بھیجنی چاہیئے۔

گرم سویٹر

خالص اون گرم پلو ور نہایت ہی خوبصورت ڈبیدار پورا سائز قیمت ... سادہ سویٹر پورا سائز چار روپے چار آنہ گرم مفلر دو روپے دو آنہ بچوں کے گرم سویٹر دو برس سے سات برس تک قیمت دو روپے دو آنہ جلسہ کی تاریخ نزدیک آرہی ہے فرمائش جلدی بھیجیں

پتہ فضل ٹریڈنگ کمپنی لودھیانہ

الفضل میں اشتہار دینا کامیابی کی کلید ہے

اشتہار

نئے سال کے نئے تحفے

سیرۃ المہدی
حصہ دوم
مؤلفہ
حضرت مرزا بشیر احمد صاحب
ایم۔ اے

ہمارا خدا
مصنفہ
صاحبزادہ حضرت مرزا
بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

نئے سال کے نئے تحفے

تواریخ مسجد فضل لندن
از قلم

لیکچر شملہ
حضرت فضل عمر کی
معرکۃ الآرا
تقریر

بُک ڈپو

تالیف و اشاعت قادیان کیا چیز ہے؟

یہ وہ

مشہور کتب خانہ ہے

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد اور تحریک پر

قومی سرمایہ سے قائم ہوا ہے

جس نے کہ ہزار ہا روپیہ خرچ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلفائے کرام و علمائے سلسلہ کی بہت سی بابرکت مفید نایاب اور کمیاب کتابیں چھپوا کر نہایت کم قیمت پر شائع کی ہیں۔

کیا احباب

اس خالص قومی کتب خانہ سے کتابیں خرید کر اس کی حوصلہ افزائی نہ فرمائیں گے؟

تاکہ وہ

اس روپیہ سے باقی کتابیں بھی جلد سے جلد شائع کر سکے۔

حقیقت وید

انبیاء اللہ کا وجود مسیح کی حقیقت

نئے سال کے نئے تحفے

جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات

اسباق القرآن

نئے سال کے نئے تحفے
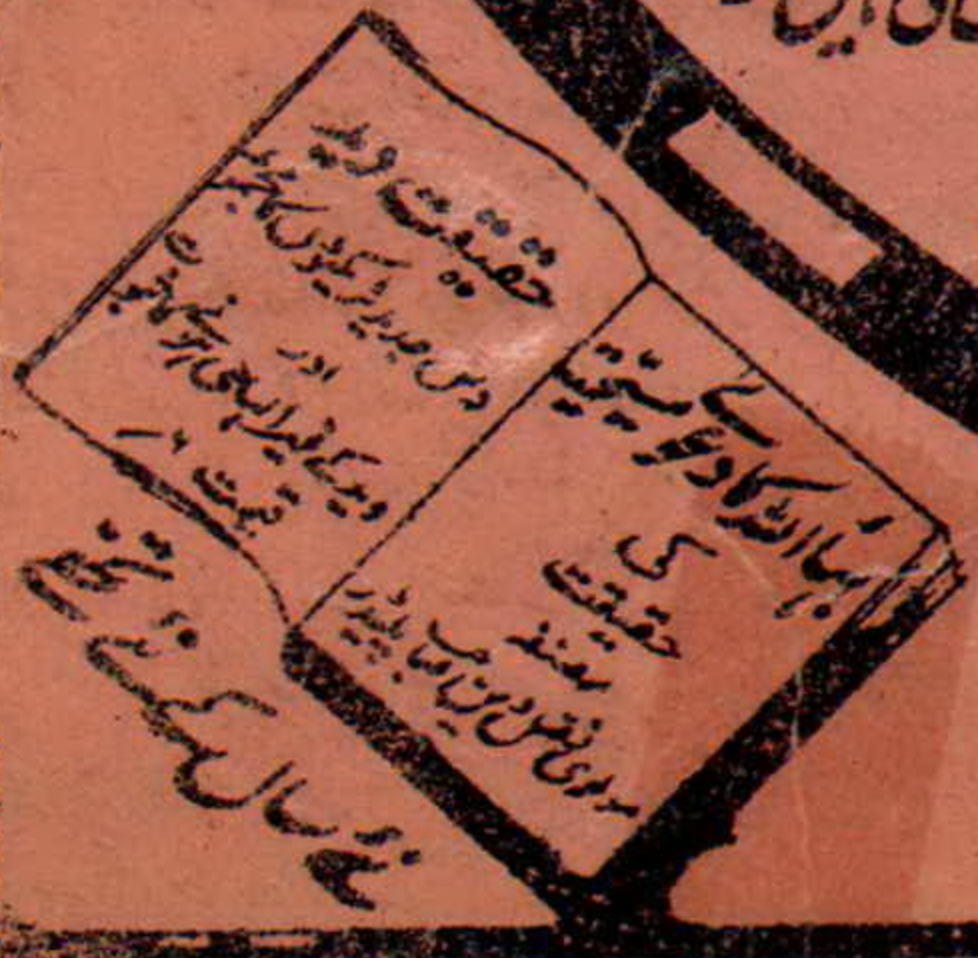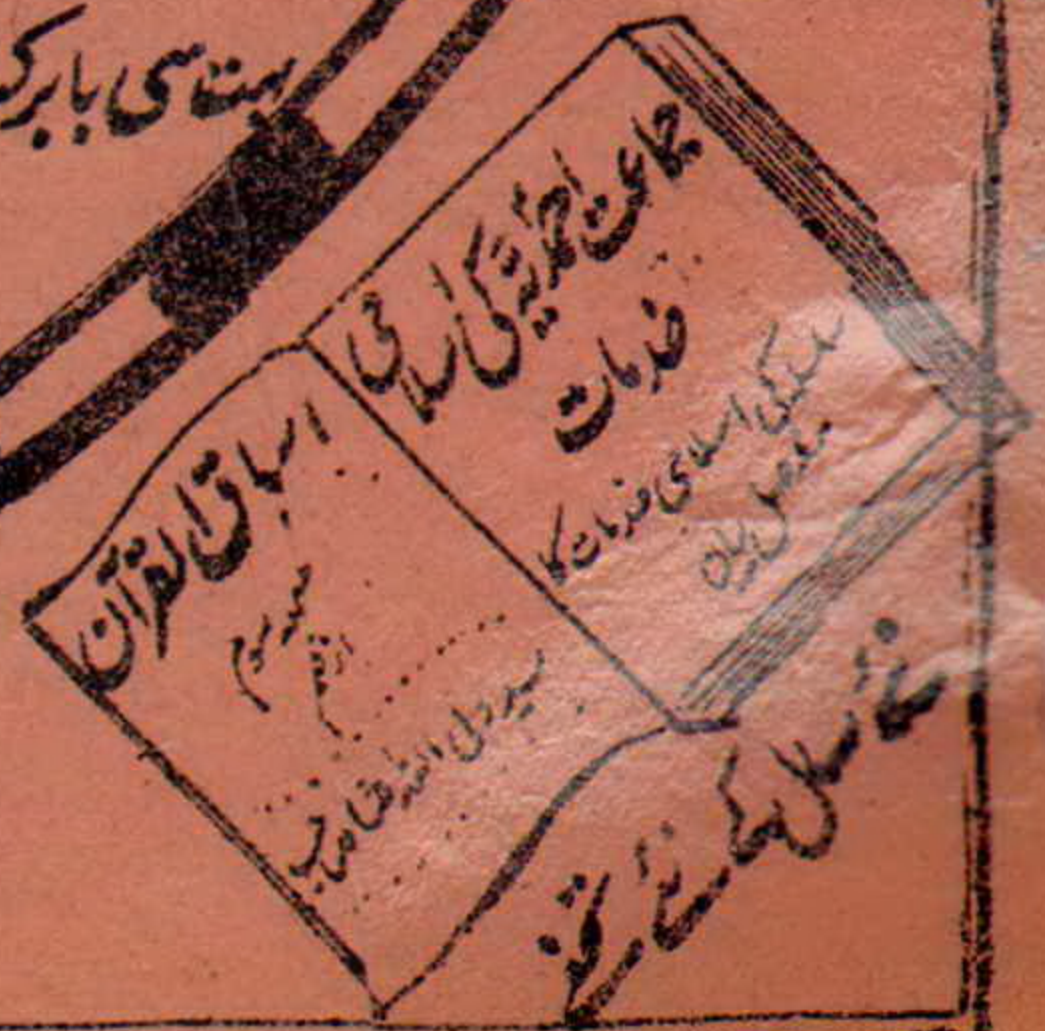
ہندوستان کی خبریں

—— لاہور ۲ دسمبر۔ اسید حبیب نے جنہیں ایک مقدمہ میں دو سال کی سزا دی گئی ہے۔ درجہ خاص میں رکھے جانے کے لئے درخواست پیش کی تھی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کی درخواست مسترد کر دی گئی ہے۔

—— پونا ۱۔ دسمبر۔ آج ۲ بجے بعد دوپہر مسٹر شنکر دتا تریا اور مسٹر نیکنتھ بونت پرودیکار کو جو ہفتہ وار مرہٹی اخبار "سوراجیہ" کے علے الترتیب مدیر و طابع ہیں۔ اخبار مذکور کی اشاعت مورخہ ۱۵۔ ستمبر میں ایک باغیانہ مضمون شائع کرنے کے الزام میں زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) گرفتار کر لیا گیا۔

—— نئی دہلی ۲۔ دسمبر۔ اعلیٰ حضرت شہریار کابل اور علیا حضرت ملکہ افغانستان کے ورود ہند کی تیاریاں ابھی سے ہونے لگی ہیں۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے نے شاہ اور ملکہ کے سفر کے لئے دو نہایت شاندار گاڑیاں خاص طور پر تیار کرائی ہیں۔ جن میں بیٹھ کر وہ چمن سے کراچی تک جائیں گے۔ دوران سفر لشکر پرداز ہم رکاب رہیگا۔ اور ان کی سیاحت پر ایک مین شاہد کا کام دے گا۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے ۱۴۔ دسمبر کو ایک دعوت ضیافت پر شہریار افغانستان کی مہمانداری کرینگے۔

—— دہلی۔ یکم دسمبر۔ عبدالرشید کے سلسلہ میں ۱۴۔ نومبر کو دہلی میں جو فساد ہوا تھا۔ اس میں چاوڑی بازار کے لالہ مہابیر پرشاد کو بہت نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ اب مسٹر ٹائکے ایڈوکیٹ نے لالہ مہابیر پرشاد کی طرف سے ڈپٹی کمشنر دہلی کو نوٹس دیا ہے۔ کہ وہ ۳ ہزار روپے کا نقصان پورا کرے۔ ورنہ اس کے خلاف دیوانی مقدمہ دائر کیا جائیگا۔

—— کراچی۔ یکم دسمبر۔ کمشنر سندھ کی اہلیہ مسز مڈمن نے کل خواتین سندھ کی تعلیمی کانفرنس کا افتتاح کیا۔ اس کانفرنس نے صوبہ ہذا کے بڑے بڑے شہروں میں لڑکیوں کے لئے لازمی تعلیم رائج کرنے کا ریزولیوشن پاس کیا۔ نیز ایک ریزولیوشن پاس کر کے مسٹر ہرہلاس شاردا کے ہندو بیواہ بل کی حمایت کی گئی۔ اور گورنمنٹ سے یہ استدعا کی گئی۔ کہ شادی شدہ لڑکیوں کی صورت میں عمر رضامندی ہم بستری ۱۶ سال اور کنواری لڑکیوں کے لئے ۱۸ سال مقرر کی جائے۔

—— حیدر آباد دکن۔ یکم دسمبر۔ نظام حیدر آباد نے نواب مسعود جنگ (مسٹر راس مسعود) ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کی جو اب ملازمت سے سبکدوش ہو رہے ہیں۔ شاندار خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے فرمان شائع کیا ہے۔

—— لائلپور ۳۔ دسمبر۔ ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب نے ضلع لائل پور کے ممتاز اور معزز ۵ اشخاص کی موجودگی میں لائلپور جبڑا الزالہ پلیٹ کا افتتاح کیا۔

—— دہلی۔ یکم دسمبر۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مسٹر چمن سنگھ کو ۶ ماہ قید بامشقت کی سزا کا حکم سنایا۔ آپ پر یہ الزام تھا۔ کہ آپ نے محض اس لئے کہ آئی۔ سی۔ ایس کے امتحان میں شریک ہو سکیں۔ سکول سرٹیفکیٹ کی تاریخ پیدائش میں جعل بنایا تھا۔

—— دہلی ۲۔ دسمبر۔ مجالس وضع آئین و قوانین کے صدر صاحبان کی کانفرنس کا ساتواں سالانہ اجلاس ۱۱۔ ۱۲ اور ۱۳۔ جنوری کو زیر صدارت مسٹر وی۔ جے پٹیل منعقد ہوگا۔ اجلاس کی کارروائی ۱۱۔ جنوری کو بوقت ۱۱ بجے دوپہر شروع ہوگی۔

—— جدید دہلی ۲۔ دسمبر۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے ۷۔ دسمبر کو دہلی سے روانہ ہوں گے۔ اور بارڈیہ۔ احمد آباد۔ ندیاد۔ بمبئی کولہاپور۔ بنگال۔ کلکتہ۔ ٹاٹا نگر۔ ریوہ۔ پٹنہ اور نوگاؤں بھی تشریف لے جائیں گے۔ آپ ۱۳۔ جنوری کو مراجعت فرمائے دہلی ہو...

—— نئی دہلی ۲۔ دسمبر۔ آج جامع مسجد دہلی میں نماز جمعہ کے بعد اس امر کی متفقہ قراردادیں منظور کی گئیں۔ کہ دہلی کے چند مسلمانوں کا یہ فعل قابل افسوس اور سزاوار ملامت ہے۔ کہ وہ ۱۴۔ نومبر کو عبدالرشید کی میت چھین کر اس کی وصیت اور احکام شریعت کے خلاف اور حکام کے احکام کی خلاف ورزی کر کے اس کا جنازہ شہر لے گئے۔ اس قرارداد میں حکام کا شکریہ ادا کیا گیا۔ کہ انہوں نے از راہ انسانیت نماز جنازہ کے بعد جو لوگ جمع ہو گئے۔ ان پر فائر کرنے کا حکم نہیں دیا۔ زخمیوں اور نیز پسماندوں سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ ہندو زخمیوں کی امداد کے لئے ۳۰۰ روپے اسی وقت جمع کئے گئے۔ اور مجروحین کی معاونت کے لئے ایک فنڈ کھولا گیا۔ مولوی محمد علی اس جلسہ کی روح رواں تھے۔ آپنے اپنی تقریر میں مزید چندے کے لئے اپیل کی۔

—— کلکتہ ۳۰۔ نومبر۔ بنگال میں وبائے ہیضہ ہولناک تباہی پھیلا رہی ہے۔ آخری اعداد شمار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۔ نومبر کے ہفتہ میں ۴۷۰۳ واردات اور ۲۱۳۹ اموات ہوئیں علاقہ راج شاہی میں بڑا زور ہے اور اب یہ وہاں کے علاقہ میں شدت اختیار کر رہا ہے۔ ضلع مالدہ میں پچھلے ہفتہ ۸۰۰ واردات ہوئیں اور ۴۰۰ اموات واقع ہوئیں۔

—— لاہور ۳۔ دسمبر۔ پنجاب پراونشل مسلم لیگ کی کونسل کا ایک جلسہ زیر صدارت میر عبد القادر منعقد ہوا۔ قرارداد اس امر کی منظور ہوئی۔ کہ یہ لیگ آل انڈیا مسلم لیگ کے آئندہ اجلاس کے سر محمد شفیع کے زیر صدارت لاہور میں منعقد ہونے کا استقبال کرتی ہے۔ ایک استقبالیہ کمیٹی بنائی گئی۔

—— لاہور ۴۔ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ محمد فہمی المصری جو مصر کے ایک اخبار "الفکاهی الستاذ" کے مدیر و رئیس تحریر ہیں۔ آج کل لاہور میں آئے ہوئے ہیں۔ جو قادیان بھی تشریف لائے تھے۔

—— لاہور ۳۔ دسمبر۔ آج ساتن دھرم کالج میں برطانی پارلیمنٹ کے اشتراکی رکن مسٹر جوزف نے تقریر کی۔ جس میں حزب العمال کے نظام کی وضاحت کی گئی۔ اور باشندگان ہند کو اتحاد کی تلقین کی گئی۔

—— آل انڈیا تبلیغ کانفرنس ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ دسمبر کو دہلی میں منعقد ہوگی۔ جس میں لارڈ ہیڈلے بھی شرکت کریں گے۔

—— مدراس ۳ دسمبر۔ مسز بیسنٹ اعلان کرتی ہیں۔ کہ تھیوسوفیکل سیشن کی تحریک کو درست طریق پر چلانے کے لئے جو عارضی کمیٹی بنائی گئی ہے۔ اس کے سلسلہ میں جو اعلانات شائع ہوئے ہیں۔ ان کا یہ مطلب ہے۔ کہ عدم ادائیگی ٹیکس یا سول نافرمانی وغیرہ کے اختیار کرنے کا کمیٹی مذکورہ مشورہ نہیں دیتی۔

—— لاہور ۳۰ دسمبر۔ اخبار "پیغام صلح" مورخہ ۱۶۔ نومبر ۱۹۲۶ء کا ایک مضمون بعنوان "غیر مذاہب ہندو مذہب میں" ...

—— ایک مشہور ہندو عالم کی تحقیقات " کو حکومت پنجاب نے ضبط کر لیا ہے کیونکہ یہ مضمون زیر دفعہ ۲۹۵۔ تعزیرات ہند قابل تعزیر ہے۔

—— کپورتھلہ ۳۔ دسمبر۔ گذشتہ ہفتہ مہاراجہ صاحب کپورتھلہ کے جشن جوبلی کے سلسلہ میں روزانہ پر تکلف دعوتیں ہوئیں۔ اور مختلف ریاستوں کے والیان نے مہاراجہ صاحب کے پنجاہ سالہ عہد زریں کی یادگار میں شرکت کی۔

—— پنڈت ٹھاکر داس بھارگو ایڈوکیٹ حصار اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں یہ دریافت کریں گے۔ کہ ہزاروں مسلمانوں نے سوامی شردھانند کے قاتل عبدالرشید سے جس ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اسے دیکھتے ہوئے حکومت اس سازش کے متعلق جو ان ہندو لیڈران کے واقعات قتل کے پس پشت جو آجکل واقعہ قائم ہو گئے ہیں۔ بتلائی جاتی ہے۔ اپنی رائے پر نظر ثانی کرے گی۔

—— گورنمنٹ دہلی نے پمفلٹ "شانتی دیوی کی آتما" جسے مہاشہ پرتاپ نے لکھا تھا۔ ضبط کر لیا ہے۔

ممالک غیر کی خبریں

—— "پاؤنیر" راوی ہے۔ ۲۸۔ نومبر کو طہران میں روسی ایرانی بنک میں آگ لگ گئی۔ چونکہ شہر میں آگ بجھانے کا کوئی انجن موجود نہ تھا۔ اس لئے تمام بنک جل کر تباہ ہو گیا۔

—— ایشیا کے آثار قدیمہ میں سے پچھلے دنوں جو سب سے بڑھ کر قابل ذکر اثر معلوم ہوا۔ وہ منگولیا کے مشہور فاتح اور تاریخ عالم انسانیت کی نہایت دہشت خیز شخصیت یعنی چنگیز خاں کا مقبرہ تھا جو صحرائے گوبی کے ایک اجاڑ اور ویران شہر میں ملا ہے۔ اس مقبرہ کی دریافت کا سہرا پروفیسر کوزلوف نامی ایک صاحب کے سر ہے جو ۱۸۸۳ء سے وسط ایشیا میں مصروف اکتشافات ہے۔ بیس سال سے وہ چنگیز خاں کا مقبرہ دریافت کر رہا تھا۔

—— لنڈن ۲۹ نومبر۔ مسلمان جداگانہ نیابت کو قائم رکھنے کے لئے بڑے زور و شور سے پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ ایک مسلمان محمد علی نے ایک پمفلٹ تقسیم کیا ہے۔ جس کو مسلم پولیٹیکل لیگ نے شائع کیا ہے۔ اور اس پمفلٹ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ جداگانہ نیابت کو قائم رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اور یہ پمفلٹ دیوان خاص کے ہر ایک ممبر کو تقسیم کیا گیا ہے۔

—— رنگیچی ۳۰ نومبر۔ حکومت فلسطین کے لئے ۵ء۴ لاکھ پونڈ کا قرضہ ۵ فیصدی کے حساب سے لیا جانیوالا ہے۔ سو پونڈ کا تمسک ۱۰۰ پونڈ میں ملیگا۔ اصل اور سود کی ضمانت برطانیہ نے کر لی ہے۔

—— پیرس یکم دسمبر۔ ایم داؤلٹ سابق گورنر الجیریا نے مارسیلز واپس آکر بیان کیا۔ کہ طوفان الجیریا کے مالی نقصانات کا اندازہ ساٹھ کروڑ فرینک کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اڑھائی سو مربع میل کے قریب دو ہزار دیہہ اس ناگہانی آفت سے جل ہو گئے۔

—— قاہرہ یکم دسمبر۔ اعلیحضرت بادشاہ افغانستان کے خیر مقدم کے لئے وزارت خارجہ مصر عظیم الشان تیاریاں کر رہی ہے۔ آپ کے دیکھنے کے لئے محل غزا تجویز ہو رہا ہے۔

—— طہران ۳۔ دسمبر۔ افغانستان اور ایران میں دوستانہ معاہدہ ہو گیا ہے۔

(عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر الفضل کے دفتر سے شائع کیا)